REGISTERED WITH THE REGISTRARA OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمن الرحیم　نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

جلد ۴۱　شمارہ ۴۳-۴۴

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- منیر احمد خادم
نائبین:- قریشی محمد فضل اللہ، محمد نسیم خان

شرحِ چندہ
سالانہ ۱۰۰ روپے
بیرونی ممالک:-
بذریعہ ہوائی ڈاک:-
۲۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک:-
دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516.

ہفت روزہ بدر قادیان

۲۲-۲۹ اکتوبر ۱۹۹۲ء　۲۲-۲۹ اخاء ۱۳۷۱ ہش　۲۵ ربیع الثانی - ۲ جمادی الاوّل ۱۴۱۳ ہجری

اخبارِ احمدیہ

بفضلہ تعالیٰ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔ احباب کرام پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر مقاصدِ عالیہ میں معجزانہ فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر رہے اور روح القدس سے آپ کی تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

پیغام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بر موقعہ سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھارت۔ قادیان بابت سال ۱۹۹۲ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لندن
۱۹۹۲/۱۳۷۱-۱۰-۸

پیارے اطفال و خدامِ احمدیت!

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

مجھے بڑی خوشی ہے کہ آپ ایک بار پھر نئے جذبوں اور ولولوں کے ساتھ دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کے ماحول میں نیکی کی باتیں سننے کے لئے اپنے ملکی اجتماع میں شرکت کی سعادت پا رہے ہیں۔ آپ بڑے ہی خوش نصیب ہیں کہ مسیح الزمان کی مقدس بستی کے دیدار سے بار بار مشرف ہوتے اور اس کی برکتوں سے فیض پاتے رہتے ہیں۔ اللہ آپ کا آنا اور پھر واپس گھروں کو جانا ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو اور آپ کی استعدادوں کو بڑھائے۔ تاکہ آپ دین کی سر بلندی کے لئے اپنی ذمہ داریوں کو کماحقہ نبھا سکیں۔

اس موقعہ پر میری آپ کو یہی نصیحت ہے کہ اپنے نفوس میں ایسی پاک تبدیلی پیدا کریں کہ آپ کے وجود دوسروں کے لئے مادیت کے اندھیروں میں ہدایت کا نور بن جائیں۔ اس کا طریق یہی ہے کہ اپنے اخلاق کی نگرانی کریں اور اپنے کردار کی تعمیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے خُلقِ عظیم کو اپنا کر اس شان سے کریں کہ آپ بھی دنیا کے لئے مجسم رحمت بن جائیں۔ آپ سے کبھی کسی کو کوئی ضرر نہ پہنچے۔ ہر ایک سے دلی ہمدردی آپ کی عادت بن جائے۔ اور ہر ایک کا بھلا چاہیں۔ بنی نوع انسان کی ہمدردی دلوں کو جیتنے کا ایسا مجرب نسخہ ہے کہ جس کے اختیار کرنے پر کبھی کسی کو ضائع ہوتا نہیں دیکھا گیا۔ دنیا نے آج تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے بڑھ کر معاشرہ کے پسے ہوئے اور بے سہارا طبقہ کا والی اور ہمدرد کوئی نہیں دیکھا۔ پس آپ اگر آج اسلام کے نور سے دنیا کو منور کرنے کے اپنے دعویٰ میں سچے ہیں تو یاد رکھیں کہ اخلاقِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اپنائے بغیر نہ اسلام آپ کا ہوگا اور نہ اسلام آپ کسی اور کا بنا سکیں گے۔ اس لئے نورِ مصطفوی سے اپنے دلوں کو منور کریں۔ یہی نور ہے جو دنیا کے امن کا ضامن اور اصل دنیا کے دلوں کو جذب کر سکنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک الفاظ میں اس نصیحت کو ختم کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں:-

"اپنی اخلاقی حالتوں کو بہت صاف کرو۔ کینہ اور بغض اور نخوت سے پاک ہو جاؤ۔ اور اخلاقی معجزات دنیا کو دکھلاؤ۔ .... ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو نام ہیں۔ ایک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور .... دوسرا نام احمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم .... جو ایک جمالی رنگ میں تعلیم الٰہی ہے ...... ہوشیار ہو کر سنو کہ تیرہ سو برس کے بعد جمالی طرزِ زندگی کا نمونہ دکھلانے کے لئے تمہیں پیدا کیا گیا ..... سو اب وقت ہے کہ اپنی اخلاقی قوتوں کا حسن اور جمال دکھلاؤ۔ چاہیئے کہ تم میں خدا کی مخلوق کے لئے عام ہمدردی ہو۔ اور کوئی چھل اور دھوکہ تمہاری طبیعت میں نہ ہو۔ تم اسم احمد کے مظہر ہو۔ ..... اور یہی جمالی حالت ہے جو حقیقت احمدیہ کو لازم پڑی ہوئی ہے .... یعنی عاشقانہ تذلل اور فروتنی۔ یہ شان مسیح موعود کے ذریعہ سے ظہور میں آئی۔ سو تم شانِ احمدیت کے ظاہر کرنے والے ہو۔ لہذا اپنے ہر ایک بیجا جوش پر موت وارد کرو۔ اور عاشقانہ فروتنی دکھلاؤ۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ آمین۔"

(اربعین نمبر ۴ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۴۳-۴۴۸)

والسلام
خاکسار
(دستخط) مرزا طاہر احمد
خلیفۃ المسیح الرابع

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: نگران بورڈ بدر قادیان۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۲/۲۹ اخاء ۱۳۷۱ ہش

دیوالی کا مقدّس پیغام

حضرت رام کے چودہ برس جنگل میں زندگی گزار کر بخیر وخوبی فتحیابی کے ساتھ دوبارہ ایودھیا لوٹنے کی یاد میں اُن کے اپنے زمانہ میں بھی دیوالی منائی جاتی تھی اور ہزاروں سال گزر جانے کے بعد آج بھی معتقدین اسی یاد میں تشکر سے بھرے جذبات کے ساتھ دیپوں کی مالاؤں کے ساتھ اپنے گھروں کو رونق بخشتے ہیں، مٹھائیاں کھاتے ہیں، دوستوں کو کھلاتے ہیں اور مختلف طریقوں سے اِس خوشی کو چار چاند لگانے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن دنیا کے تمام مذاہب کے مقدس تہواروں کی طرح دیوالی کے دامن میں بھی آج کے دَور کے انسانوں کے لئے عظیم پیغام چھپے ہوئے ہیں اور وہ ہیں:-

- اپنے حقوق کو دوسروں کی خوشی پر قربان کر دینا۔
- اور بدی پر نیکی کی فتح۔

حضرت رام وہ عظیم شخصیت ہیں جنہوں نے اپنے والد کے حکم پر اپنی والدہ کیکئی کی خوشی کی خاطر چودہ برس کا بن باس قبول کیا۔ اور وہ شادی شدہ شخص اپنی بیوی سیتا اور چھوٹے بھائی لکشمن کو ساتھ لے کر جنگلوں کی خاک چھانتا رہا۔ ہزاروں قِسم کی مشکلات اور پریشانیوں سے دوچار ہُوا یہاں تک کہ چہیتی بیوی کو راون جیسا بد بخت انسان اُٹھا کر لے گیا۔ پھر آپ نے اس پر کچھ لوگوں کی مدد سے فتح حاصل کی۔ اور بالآخر خوشی خوشی اپنے پیارے وطن ایودھیا لوٹ آئے۔ اُدھر چھوٹے بھائی بھرت کی سُنیئے! وہ چودہ سال تک بڑے بھائی رام کی جو ولی عہد تھے کھڑاؤں کو تخت پر رکھ کر نہایت مسکینی سے حکومت کے کاموں کو سنبھالتا رہا۔ جی ہاں! وہی مقدس کھڑاؤں جسے آج سیاسی مفاد پرست سیاسی مفاد کی خاطر استعمال کرکے معصوم عوام کو بہکا رہے ہیں۔

حضرت رام ایک نیک اور خدا کے برگزیدہ انسان تھے۔ وقت کے ساتھ ساتھ ان کی زندگی کے واقعات میں اگرچہ کافی زائد باتیں بھی شامل ہو گئی ہیں۔ لیکن غور سے دیکھنے والے اور سمجھنے والے رامائن کو پڑھ کر یہ محسوس کر سکتے ہیں کہ حضرت رام کس قدر حلیم مزاج اور دُوسروں کی خاطر قربانیاں دینے والے یہاں تک کہ اپنے حق کو بھی چھوڑ دینے والے انسان تھے۔

مامورِ زمانہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود و موعود اقوام عالم نے حضرت رام چندر جی مہاراج کو خدا کا برگزیدہ اور نیک انسان ثابت فرمایا ہے جو ہندوستان کے لوگوں کی ہدایت کے لئے اللہ نے امید کی کرن بنا کر بھیجا تھا۔ اللہ تعالےٰ نے قرآنِ مجید میں فرمایا ہے:-

وَ اِنْ مِّنْ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیْھَا نَذِیْرٌ (فاطر: ۲۵)

یعنی ہر اُمت میں خدا نے بدیوں اور بُرے کاموں سے ڈرانے والے بندوں کو بھیجا ہے۔

اِسی طرح فرمایا:— وَلِکُلِّ قَوْمٍ ھَادٍ (رعد: ۸)

یعنی ہر قوم میں نیکیوں کی طرف ہدایت دینے والے انسان آئے ہیں۔

اِس میں شک نہیں کہ حضرت رام چندر جی کی تعلیمات کو بھُلا دیا گیا ہے۔ اور آج انہی کو بھگوان مان کر پوجا جا رہا ہے۔ حالانکہ انہوں نے خود ساری عمر ایک عاجز انسان کی طرح مسکینی اور حلیمی میں زندگی بسر کی۔ جنگلوں میں رہے تو ایک منکسر المزاج انسان کی طرح اور حکومت سنبھالی تو ایسی کہ آج تک بھی لوگوں کے دِل رام راج کے تصور سے جھوم اُٹھتے ہیں۔

پس اَوروں کے لئے قُربانی دینے والے اور تیاگ کے جذبہ سے سرشار عظیم رام کے مندر کی تعمیر کیا بندگانِ خُدا کے خون بہا کر کی جائے گی یا قربانی اور تیاگ کے جذبہ کو مدِ نظر رکھا جائے گا—! دیوالی کا یہی ایک مقدس پیغام ہے جو آج یاد رکھے جانے کے قابل ہے۔ اس پیغام کے ساتھ اہلِ وطن کو دیوالی کی ڈھیر ساری مبارکبادیاں—!!

(منیر احمد خادم)

یہ ترے کام ہیں مولیٰ مجھے دے صبر و ثبات

منظوم کلام سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہُ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بر موقع اختتامی اجلاس جلسہ سالانہ یو۔کے۔ مورخہ ۲ر اگست سنہ ۱۹۹۲ء

نہ وہ تم بدلے نہ ہم، طور ہمارے ہیں وہی
فاصلے بڑھ گئے، پر قُرب تو سارے ہیں وہی

آکے دیکھو تو سہی، بزمِ جہاں میں کل تک
جو تمہارے ہُوا کرتے تھے، تمہارے ہیں وہی

جُھٹپٹوں میں اِنہی یادوں سے وہی کھیلیں گے کھیل
وہی گلیاں ہیں، وہی صحن، چوبارے ہیں وہی

وہی جلسے، وہی رونق، وہی بزم آرائی
ایک تم ہی نہیں، مہمان تو سارے ہیں وہی

شامِ غم، دِل پہ شفق، رنگ دُکھی زخموں کے
تم نے جو پھُول کھِلائے مجھے پیارے ہیں وہی

صحنِ گُلشن میں وہی پھُول کھِلا کرتے ہیں
چاند راتیں ہیں وہی، چاند ستارے ہیں وہی

وہی جھرنوں کے مدھر گیت ہیں، مدہوش شجر
نیلگوں رُود کے گُل پوش کنارے ہیں وہی

مے برستی ہے، بُلا بھیجو کہاں ہے ساقی
بھری برسات میں موسم کے اشارے ہیں وہی

بے بسی ہائے تماشہ کہ تری مَوت سے سب
رنجشیں مِٹ گئیں، پر رنج کے مارے ہیں وہی

تُم وہی ہو تو کرو کچھ تو مداوا غم کا
جن کے تم چارا تھے وہ دَرد تو سارے ہیں وہی

میرے آنگن سے قضا لے گئی چُن چُن کے جو پھُول
جو خُدا کو ہوئے پیارے، مرے پیارے ہیں وہی

تم نے جاتے ہوئے پلکوں پہ سجا رکھے تھے
جو گُہر۔ اَب بھی مری آنکھوں کے تارے ہیں وہی

منتظر کوئی نہیں ہے لبِ ساحل ورنہ
وہی طُوفاں ہیں، وہی ناؤ، کنارے ہیں وہی

یہ ترے کام ہیں مولا، مجھے دے صبر و ثبات
ہے وہی راہ کٹھن، بوجھ بھی بھارے ہیں وہی

خطبہ جمعہ

مکر کا بت انسانی معاشرے کو طرح طرح کے دکھوں میں مبتلا کر دیتا ہے ہمارا معاشرہ کلیۃً مکر سے پاک ہونا چاہیئے

جماعت احمدیہ کو پورے زور سے کوشش کر کے اب بین الاقوامی منتظم خدمتِ خلق کا ادارہ قائم کرنا چاہیئے اس ادارے کا دائرہ کار تمام بنی نوع انسان تک عام ہوگا

صومالیہ کے قحط زدہ بھائیوں کے لئے عالمگیر تحریک

از سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۸ ظہور (اگست) ۱۳۷۱ ہش / ۱۹۹۲ء بمقام مسجد فضل لندن

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کے بعد حضور انور نے سورۃ الرعد کی آیت نمبر ۳۴ کی تلاوت فرمائی:

اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلٰی كُلِّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ ۚ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ قُلْ سَمُّوْهُمْ ؕ اَمْ تُنَبِّئُوْنَهٗ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِی الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ؕ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ○

بعدہٗ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

گزشتہ خطبوں میں تبتّل الی اللہ کا مضمون بیان ہوتا رہا ہے اور آج بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ میں جماعت کو یہ سمجھا رہا ہوں کہ ہر انسان نے اپنے لئے

خدا کے سوا کچھ بت

گھڑ رکھے ہوتے ہیں اور اکثر صورتوں میں یہ بت خود انسان کی اپنی نظر سے بھی مخفی رہتا ہے ورنہ ممکن نہیں کہ کوئی بھی موحد توحید کا بندہ جانتے بوجھتے ہوئے بھی خدا کا شرک کرے لیکن قرآن کریم نے بڑی تفصیل سے ان بتوں کا ذکر فرمایا ہے اور ایک ایک بت کو ننگا کر کے ہمارے سامنے لا کھڑا کیا ہے اور پھر اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی برائیوں اور خطرات سے بھی خوب آگاہ فرما دیا ہے اس لئے قرآن کریم کے حوالے سے پہلے ایک بہت ہی بڑے بت کا ذکر کر چکا ہوں یعنی جھوٹ کا اب کچھ اور بتوں کے ذکر چلیں گے جن کو قرآن کریم بے پردہ کر کے ہمارے سامنے رکھتا ہے اور ہمیں مخاطب فرما کر یہ سوچنے پر مجبور کر دیتا ہے کہ گو ہم بھی توحید کا دعویٰ کرتے ہیں مگر کچھ نہ کچھ شرک کے مخفی پہلو ہمارے اندر موجود رہتے ہیں۔

یہ آیتِ کریمہ جو میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہے اس کا ترجمہ کرتا ہوں اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلٰی كُلِّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ یہاں مَنْ سے مراد خدا تعالیٰ ہے۔ پس وہ خدا جو ہر جان کے اوپر پوری طرح نگران کھڑا ہے کہ وہ کیا کما رہی ہے اور کیا حرکتیں کر رہی ہے کیا اس کو چھوڑ کر تم کوئی اور معبود بھی اختیار کر سکتے ہو وہ ایسا خدا ہے جس کی نظر سے تمہارا کوئی فعل بچ نہیں سکتا نیتوں کی باریک ترین آماجگاہوں سے وہ واقف ہے جہاں بدی کی نیتیں بھی پلتی ہیں اور جہاں نیکیوں کی نیتیں بھی پلتی ہیں ان جگہوں پر اس کی نگاہ ہے۔ اس سے بچ کر مخفی رہ کر تم کوئی فعل نہیں کر سکتے وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ اور اس کے باوجود حال یہ ہے کہ ان لوگوں نے خدا کے لئے شریک بنا رکھے ہیں قُلْ سَمُّوْهُمْ ان سے کہو کہ ان کے نام تو بتاؤ۔ وہ بت گنا کر تو دکھاؤ کہ وہ کون کون سے بت ہیں۔ اَمْ تُنَبِّئُوْنَهٗ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِی الْاَرْضِ کیا تم خدا کو زمین میں ہونے والی ان باتوں سے آگاہ کرو گے جن سے وہ واقف نہیں؟

اس سوال کا جواب پہلے دیا جا چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ تو تمہارے دل کے مخفی در مخفی حالات سے بھی واقف ہے اس کو چھوڑ کر تم کہاں جاؤ گے کس کی پناہ میں آؤ گے۔ کس کے پردے کے پیچھے چھپو گے بتوں کے ذکر میں فرمایا کہ تم نے جو بت بنا رکھے ہیں ان کے نام تو بتاؤ ان کے حالات تو بیان کرو کیا تم زمین میں ہونے والی ان باتوں سے خدا کو آگاہ کرو گے جو خدا کے علم میں نہیں یعنی خدا کا کوئی شریک ہی نہیں اس کے ساتھ کوئی جھوٹا بت نہیں یہ تو خدا کے علم میں ہے اور جو تم نے بت بنائے ہوئے ہیں ان کی کوئی حقیقت نہیں۔ پس کوئی خدا، خدا کے سوا نہیں۔ یہ وہی مضمون ہے جو بیان ہو رہا ہے۔ فرماتا ہے: بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مَكْرُهُمْ: خدا کے سوا شریک تو نہیں ہے لیکن

مکر کا ایک بت

ضرور ہے جو ان لوگوں نے بنا رکھا ہے۔ پس سَمُّوْهُمْ کے بعد خدا نے خود ایک بت کا نام لے دیا ہے۔ فرمایا: تم تو نام گنا نہیں سکتے کیونکہ تم ان بتوں کو پہچانتے نہیں۔ تم نے خدا کے سوا فرضی مددگار بنا رکھے ہیں جن کی کوئی حقیقت نہیں۔ آؤ ہم تمہیں ان کی حقیقت سے آگاہ کریں تاکہ تمہیں علم ہو کہ ان بتوں کا کوئی بھی وجود نہیں۔ محض دھوکہ ہی دھوکہ ہے پس ایک نام خدا نے مکر بیان فرمایا وَصُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ وہ مکر کرتے ہیں۔ مکر کو خدا بناتے ہیں اور یہ باتیں ان کو اچھی لگتی ہیں جتنا بڑا مکار ہو اس کا مکر اتنا ہی زیادہ خوبصورت ہو کر دکھایا جاتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ میں نے کمال کر دیا ایسے بڑے بڑے فریب کئے ہیں کہ کوئی ان کو سمجھ نہیں سکا کوئی میری نیتوں کی کنہ کو پا نہیں سکا پس جتنا بڑا فریبی ہو اتنا ہی زیادہ وہ اپنے فریب کو خوبصورت سمجھتا ہے لیکن نتیجہ کیا نکلتا ہے وَصُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ کہ سب مکر کرنے والے سچی اور سیدھی راہ سے محروم رہ جاتے ہیں اور خود ان کے مکر ان کی راہ میں آ کھڑے ہوتے ہیں اور یہ صراط مستقیم کی خوبیوں اور منافع سے عاری ہو کر ایک باطل زندگی بسر کرنے لگتے ہیں چنانچہ اس مضمون کو مزید کھولتے ہوئے فرمایا: وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ کیونکہ صراط مستقیم کے اور ضالین سے بچنے کی دعا سکھائی گئی تھی۔ فرمایا کہ ان کا مکر انہیں کہاں لے جاتا ہے صراط مستقیم سے محرومی کے بعد یہ ضالین میں شمار ہو جاتے ہیں اور جن کو اللہ گمراہ ٹھہرائے ان کے لئے پھر کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے تو کیسے مکر ہیں کیسے فریب ہیں جن کے نتیجہ میں انسان راہ سے کھو دیا جاتا ہے اور ہر اچھی چیز

سے محروم رہ کر بدیوں کی طرف بگٹٹ دوڑتے لگے جس کا انجام ضلالت کے سوا کچھ نہ ہو یہ تو کوئی نفع کا سودا نہیں۔

مکر کا بُت جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے انسانی معاشرے کو طرح طرح کے دکھوں میں مبتلاء کر دیتا ہے اور انسان بحیثیت انسان کے بھی محروم رہتا ہے جیسا کہ قرآن کریم نے بیان فرمایا لیکن جو معاشرہ مکر میں مبتلاء ہو جائے وہ پھر سارا معاشرہ گمراہ ہو جاتا ہے اور ہماری اکثر معاشرتی برائیاں، جھوٹ کے بعد مکر سے منسلک ہوتی ہیں مکر بھی جھوٹ ہی کی قسم ہے مگر ایک فرق یہ ہے کہ جھوٹ زبان سے خلاف واقعہ بات کو دھوکے کی خاطر بیان کرنے کو کہتے ہیں بعض دفعہ خلاف واقعہ بات دھوکے کی خاطر نہیں بلکہ تعجب کے اظہار کے لئے بیان کی جاتی ہے ایسی بات جس کے متعلق کہنے والے کو یقین ہوتا ہے کہ دوسرا اس سے دھوکہ نہیں کھائے گا بلکہ حقیقت پا جائے گا اس کو جھوٹ نہیں کہتے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑے بُت کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ اس سے پوچھو کس نے ان کو مارا ہے اب وہ بات ایسی تھی کہ بڑے بُت سے کیسے پوچھا جا سکتا تھا بَلْ فَعَلَہٗ کی ایک ضمیر اس بُت کی طرف بھی جاتی ہے اور جماعت احمدیہ میں جو تفسیر کی جاتی ہے اس میں اس کے سوا اور معنی کر کے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الزام سے بچایا جاتا ہے مگر میرے نزدیک اگر بَلْ فَعَلَہٗ سے مراد یہی لی جائے کہ اس بُت نے ایسا کیا ہے اس سے پوچھ لو تو یہ ہرگز جھوٹ نہیں کیونکہ اس کے نتیجہ میں کسی ایک شخص کو بھی یہ دھوکہ نہیں ہو سکتا تھا کہ واقعۃً ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام یہی کہنا چاہتے ہیں اور یہ بڑا بُت واقعۃً چھوٹے بتوں کو مار کر ٹکڑے ٹکڑے کر سکتا تھا پس ایسا بیان جو دھوکہ دینے کی خاطر نہیں بلکہ سچائی دکھانے کی خاطر ہو بظاہر خلاف واقعہ ہے لیکن نیت بھی سچائی کی ہے اور نتیجہ بھی سچائی نکلتا ہے تو اس کو جھوٹ کہنا غلط ہے۔

اب کوئی آدمی روزمرّہ کی باتوں میں بھی ایسی بات کر دیتا ہے کہ اس کو زمین کھا گئی اس کو آسمان کھا گیا کون پاگل ہے جو اس کو جھوٹا قرار دے گا یہ محاورہ ہے سچائی کے اظہار کے لئے نہ کہ جھوٹی بات کے بیان کی خاطر تو اس کو جھوٹ نہیں کہا جاتا اسی لئے میں نے جھوٹ کی یہ تعریف کی کہ ایسا بیان جو واقعہ کے خلاف بھی ہو دھوکہ دینے کی خاطر بیان کیا گیا ہو اور اس سے لوگ دھوکہ کھا سکتے ہوں۔ یہ تینوں باتیں جب اکٹھی ہو جائیں تو کلام جھوٹا ہو جاتا ہے لیکن بعض افعال ہیں جن میں لفظ استعمال نہیں ہوتے ان میں بھی اگر نیت دھوکہ دینے کی ہو اور جھوٹ دکھانے کی نیت ہو تو وہ افعال مکر میں داخل ہو جاتے ہیں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا کہ

جنگ کے وقت مکر سے کام لیا جا سکتا ہے

ایسا مکر جو جھوٹ نہ ہو لیکن دشمن کو غلط تأثر پیدا کر دے پس اس حد تک مکر کی اجازت ہے جہاں بڑے مصالح خطرے میں ہوں اور جھوٹ بولے بغیر کوئی منفعت حاصل کی جا سکتی ہو۔ وہ دراصل ذہانت کی ایک کھیل ہے فرمایا: اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ کہ لڑائی میں تو دونوں طرف سے چالبازیاں ہوتی ہیں دشمن جھوٹ بول کر بھی چالبازیاں کرتا ہے۔ مومن کی زبان بند ہے وہ جھوٹ بول نہیں سکتا لیکن وہ انٹیلیجنس کے ذریعہ بہتر حکمت کے استعمال کے ذریعہ ایسی حرکتیں ضرور کر سکتا ہے جس سے دشمن غلط نتیجہ نکالے اور وہ غلط نتیجہ نکالنا دشمن کی ذمہ داری ہوگی کیونکہ ایک دوسرے کو ہلاک کرنے کی خاطر، ایک دوسرے کو تباہ کرنے کے لئے دونوں اکٹھے ہوتے ہیں دونوں کو عقل سے کام لینا چاہیئے۔ یہ کھلا چیلنج ہے ان شرائط کے ساتھ وہاں مکر کی اجازت ہے اور اسے مکرِ خیر کہیں گے مکر بد نہیں کہیں گے باقی تمام اُمور میں ہر وہ مکر جس میں بدی کی نیت ہو گناہ ہے اور اس سے پرہیز لازم ہے لیکن ہماری سوسائٹی میں مکر بھی جھوٹ کی طرح روزمرّہ داخل ہو چکا ہے اتنی دھوکہ بازی ہے کہ تجارت میں دھوکہ ہو گیا لین دین کے معاملات میں دھوکے ہو گئے۔ گواہیوں میں اگر جھوٹ نہیں بولا جا رہا تو دھوکے سے کام لیا جا رہا ہے۔ رشتے مانگنے میں دھوکوں سے کام لیا جا رہا ہے۔

رشتے دیتے ہوئے دھوکوں سے کام لیا جا رہا ہے۔ ساری سوسائٹی میں یہ دکھ پھیلے ہوئے ہیں ان میں اگر آپ تلاش کریں گے تو جھوٹ کے بعد سب سے زیادہ مجرم مکر دکھائی دے گا۔ یوں لگتا ہے کہ مکاری کے بغیر دنیا کے معاملات چل ہی نہیں سکتے۔ قرآن کریم نے اسے شرک قرار دیا اور شرکا کی فہرست میں اسے داخل فرمایا۔ ان جھوٹے شریکوں کی فہرست میں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حقیقت میں ان کا کوئی وجود نہیں مگر تمہیں ان کا تصور بہت خوبصورت بنا کر دکھایا گیا ہے اور تم سمجھتے ہو کہ اس جھوٹے خدا کے ذریعہ تم اپنے کام لے لوگے مگر نتیجۃً لازماً تمہیں نقصان ہوگا۔ تم صراط مستقیم سے ہٹ جاؤ گے اور طرح طرح کی برائیوں میں مبتلا ہو جاؤ گے۔

پس جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے ہمارا معاشرہ کلیتہً مکر سے پاک ہونا چاہیئے اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے مد مقابل اگر جان لیوا دشمن بھی ہو تب بھی جھوٹ سے کام نہیں لینا لیکن مکر سے ان معنوں میں کہ حکمت عملی ایسی اختیار کی جائے کہ جس سے خود دشمن غلط نتیجہ نکالے اس حد تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے ارشاد کے تابع مکر جائز ہے اور اسے مکر خیر کہیں گے۔ ہر وہ مکر جو کسی کو نقصان پہنچانے کے لئے یا اپنے ناجائز حق لینے کے لئے استعمال کیا جائے وہ مکر بد ہے اس مکر میں جس کا میں نے ذکر کیا ہے یعنی جنگ کے دوران مکر اس میں اپنی جان کی حفاظت کی گئی ہے جو انسان کا جائز حق ہے اس مکر کے نتیجہ میں فریب کاری کے ذریعہ کوئی ایسی چیز طلب نہیں کی گئی جس کا انسان کو حق نہ ہو۔ زندہ رہنے کا حق ہے۔ امن کا حق ہے دشمن یہ دونوں حق چھیننے کے لئے نکلا ہے۔ پس اپنے حقوق کو بچانے کے لئے نیک نیت کے ساتھ جھوٹ بولے بغیر حکمت سے کام لیتے ہوئے مفادات کی حفاظت کر لینا۔ یہ مکر مثبتی یعنی بُرا مکر نہیں کہلا سکتا۔ ایک سچا مکر ہے اور نیک مکر ہے۔ لیکن اس کے سوا سوسائٹی میں جتنی باتیں پائی جاتی ہیں ان میں مکر کی یہ تعریف داخل ہے اور آپ ذرا تلاش کر کے دیکھیں ہر جگہ آپ کو مل جائے گی کہ ایسا مکر کیا جاتا ہے جس میں اپنے حق سے زیادہ ناجائز لینے کی کوشش ہوتی ہے یا مد مقابل کو اس کے جائز حق سے محروم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ بیاہ شادی اور رشتوں میں تو یہ مکر بہت ہی چلتا ہے لیکن اس کے علاوہ بھی معاشرہ میں مکر و فریب کی اتنی عادتیں پڑ چکی ہیں کہ ہمارے ہاں تو تاریخی طور پر کہتے ہیں کہ کسی عورت نے اگر کسی اور پر الزام لگانا ہو کہ مجھ پر ظلم کیا گیا ہے مثلاً ساس اگر بہو پر یہ الزام لگانا چاہے تو کہتے تھے اُترائی کھٹوائی لے کر پڑ گئی۔ سارا دن لڑائی کی اور جب بہو کا خاوند اپنا بیٹا گھر آیا تو چادر لے کر بستر پر لیٹ گئی کہ میں آج اس کے ظلموں سے مر چلی ہوں یہ مکر خواہ بہو کی طرف سے ہو یا ساس کی طرف سے مکر بد ہی ہے اور ناجائز ظلم کسی پر کروانے کی خاطر کیا جاتا ہے لیکن یہ تو معمولی سی مثال ہے میں نے تفصیل سے جائزہ لے کر دیکھا ہے ابھی تک احمدیوں میں بھی مکر کا استعمال جاری ہے اور اس کے نتیجہ میں ہماری سوسائٹی میں ابھی تک بہت دکھ موجود ہیں۔ خصوصاً مالی لین دین میں، تجارتوں میں، اور رشتے داریوں کے تعلقات میں ابھی تک ایک حصّہ جماعت احمدیہ میں ایسا ہے جو مکر سے کام لیتا ہے اور اُن کا مکر تب باہر نکلتا ہے جب تعلقات زیادہ بگڑ جاتے ہیں، جب مقدمات کی صورت اختیار کر جاتے ہیں، جب قضا میں شکایتیں آتی ہیں یا براہ راست مجھے شکایتیں پہنچتی ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ یہاں ایک جھوٹے بُت کی عبادت ہو رہی تھی اور اس بُت نے دھوکہ دیا جیسا کہ قرآن کریم نے فرمایا تھا کہ خدا کے سوا کوئی حقیقی خدا نہیں ہے جن بتوں کو تم نے گھڑ رکھا ہے ان کی عبادت کرتے ہو تو کرو لیکن تم ضرور اُن سے نقصان اٹھاؤ گے کیونکہ جھوٹ سے اور فریب سے انسان کو بالحقیقت آخر کار نقصان پہنچتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی ان باتوں پر بہت باریک نظر تھی کہ سوسائٹی میں کسی قسم کا بھی فریب نہ آئے چنانچہ

ایک موقعہ پر حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بازار سے گزر رہے تھے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہتے ہیں:
"اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی صُبْرَۃِ طَعَامٍ فَاَدْخَلَ یَدَہٗ فِیْھَا فَنَالَتْ اَصَابِعُہٗ بَلَلًا۔ فَقَالَ مَا ھٰذَا یَا صَاحِبَ الطَّعَامِ قَالَ اَصَابَتْہُ السَّمَآءُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ قَالَ اَفَلَا جَعَلْتَہٗ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتّٰی یَرَاہُ النَّاسُ مَنْ غَشَّنَا فَلَیْسَ مِنَّا۔"
(مسلم کتاب الایمان باب من غشنا فلیس منا)

حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم بازار میں سے گزر رہے تھے کہ گندم کی یا کسی اور جنس کی ایک ڈھیری دیکھی جو کھانے کے لئے استعمال ہوتی ہے اس کو "طعام" کے طور پر بیان فرمایا گیا ہے تو آپ نے کھانے پینے کی اجناس میں سے ایک جنس کی ڈھیری دیکھی آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے آگے بڑھ کر اس میں گہرا ہاتھ داخل کر دیا جب باہر نکالا تو انگلیوں پر نمی لگی ہوئی تھی آپ نے ڈھیری بیچنے والے سے پوچھا کہ اے ڈھیری والے یہ کیا دیکھ رہا ہوں۔ یہ نمی کیسی؟ تو اس نے بڑی ہوشیاری سے جواب دیا اَصَابَتْہُ السَّمَاءُ اسے تو آسمان پہنچا ہے۔ سماء بارش کو بھی کہتے ہیں تو مطلب یہ ہے کہ بارش اتری ہے۔ گویا زمین کا گناہ آسمان کی طرف منسوب کر دیا۔ یہ ایک مکر تھا۔ وہ ڈھیری بھی مکر کی ایک تصویر تھی اور یہ جواب بھی مکر کا ایک بیان تھا کہ یا رسول اللہ میرا کیا قصور ہے۔ آسمان پہنچا ہے۔ آسمان سے جو نازل ہوئی اس نے اسے خراب کر دیا۔ اب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا جواب سنیں تو روح وجد میں آجاتی ہے۔ فرمایا اَفَلَا جَعَلْتَہٗ فَوْقَ الطَّعَامِ اگر اوپر سے اترا تھا تو اسے اوپر کیوں نہ رہنے دیا۔ یہ جو نمی تھی یہ اوپر کا حصہ چھوڑ کر بیچ میں تو نہیں گھس گئی تھی آسمان کی طرف کیوں ظلم منسوب کر رہے ہو یہ تمہارا ظلم ہے اگر اسے اوپر ہی رہنے دیتے تو ٹھیک تھا کوئی برا نہیں تھا تاکہ لوگ دیکھ لیتے، لوگوں کو پتہ لگتا کہ آسمان نے اس ڈھیری کے ساتھ کیا کیا ہے پھر جو تمہارا مقدر تھا وہ تمہیں ملتا لیکن تم نے تو اس کو اندر کیا اور خشک کو اوپر کر دیا یہ الٹ پلٹ کر دینا یہ فساد ہے، یہ دھوکہ ہے، یہ مکر ہے، پھر فرمایا: مَنْ غَشَّنَا فَلَیْسَ مِنَّا جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

جماعت احمدیہ کے لئے اس میں بڑی گہری انتباہ ہے چھوٹی سی بات ہے بظاہر اور یہ ہمارے معاشرے میں، ہماری اقتصادیات میں روزمرہ کا دستور بنا ہوا ہے۔ اس قسم کا دھوکہ تو دھوکہ سمجھا ہی نہیں جاتا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں جس نے ایسا کام کیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے پس حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کشتی نوح میں جو عبارت کا رنگ اختیار فرمایا ہے کہ جس نے یہ کیا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جس نے یہ کیا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ یہ انداز آپ نے حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی سیکھے تھے آپ کی یہ طرز بیان تھی کہ جو یہ کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے فَلَیْسَ مِنَّا فرمایا کرتے تھے کہ جو یہ کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے، جو یہ کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ پس اہل مکر کو معلوم ہونا چاہئیے کہ ان کا تعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے کاٹا گیا ہے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ میری جماعت میں سے نہیں ہے تو وہ جماعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی جماعت ہے۔ اس کے سوا ہے کیا؟ اگر رسول اللہؐ کی جماعت نہیں تو اس جماعت کی کوئی بھی حیثیت نہیں، مٹی کی بھی قیمت نہیں ہے۔ پس اس کا تعلق اس فقرے سے جوڑیں کہ فَلَیْسَ مِنَّا۔ ہر مکر کرنے والا، ہر فریب کرنے والا اس پس منظر کو مد نظر رکھتے ہوئے جو میں نے بیان کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا تعلق توڑ لیتا ہے اور جب تعلق توڑ لیتا ہے تو پھر صحیح رستے سے ہٹ کر گمراہی میں جاتا ہے یہ اس آیت کریمہ کی بعینہٖ تفسیر ہے جو میں نے آپ کے سامنے پڑھ کر سنائی۔ فرمایا: بَلْ زُیِّنَ لِلَّذِیْنَ کَفَرُوْا مَکْرُھُمْ وَ صُدُّوْا عَنِ السَّبِیْلِ بلکہ ان لوگوں کا حال یہ ہے کہ ان کے مکر نے ان کو سیدھی راہ سے الگ کر دیا یعنی محمد رسول اللہؐ کی راہ سے انہوں نے تعلق توڑ لئے وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنْ ھَادٍ (پس ایسا شخص جس کو خدا گمراہ قرار دے اس کے لئے پھر کوئی ہدایت دینے والا نہیں)۔ خدا کا گمراہ قرار دینا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا گمراہ قرار دینا حقیقت میں ایک ہی بیان کی دو شکلیں ہیں۔ جس کو خدا گمراہ قرار دے اسی کو حضرت رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) گمراہ قرار دیتے ہیں اور جس کو آپ گمراہ قرار دے دیں لازماً وہ خدا کے ہاں گمراہ لکھا جاتا ہے تو اتنے بڑے فتویٰ کے بعد پھر بھی اگر مکر و فریب ہماری سوسائٹی میں جاری رہیں تو اس کے نتائج سے میں نے آپ کو آگاہ کر دیا ہے ان کو پیش نظر رکھ کر ذمہ داری قبول کریں اگر کسی کو حوصلہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے اپنا تعلق کاٹ لے تو بے شک مکر کرتا رہے

لین دین کے معاملات

میں مجھے اتنے خطوط ملتے ہیں کہ جن سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ایک شخص نے چالاکی کر کے ایسا رنگ اختیار کیا ہوا ہے کہ اس کو پکڑا جائے تو کہے کہ میں نے تو جھوٹ نہیں بولا۔ میں نے تو یہ کیا تھا اور یہ کیا تھا حالانکہ شروع سے آخر تک نیت ہی فساد اور دھوکے کی۔ پس مکر کے نتیجہ میں انسان بعض دفعہ پکڑے جانے سے بھی بچ جاتا ہے اور مکر کے پورے منصوبے میں یہ بات داخل ہوتی ہے کہ اگر میں پکڑا جاؤں تو نکلنے کی یہ راہ ہوگی یہ بھی ایک مکر ہی ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے کہ وہ ڈھیری والے نے آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی پکڑ سے بچنے کے لئے اپنی طرف سے کیسی روحانی بات کی ہے۔ یا رسول اللہ! اللہ کا فضل! میں بے چارہ کیا کر سکتا تھا خدا نے آسمان سے نازل کیا۔ جس مصیبت کو خدا نے آسمان سے نازل کیا بندے کا کیا اختیار کہ اس کی راہ میں حائل ہو جائے۔ اس نے بظاہر نیکی کی اور بڑائی کی کتنی بلند رفعت اور بلند پرواز بات کی ہے۔ آسمان کی بات کرتا ہے لیکن دھوکہ زمین پر دے رہا ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے سامنے کوئی چالاکی کام نہیں آسکتی آپ اللہ کے نور سے دیکھتے تھے۔ ایسی باریک نظر تھی، ایسی روشن نظر تھی کہ ہر اندھیرے کا سینہ چیر دیتی تھی۔ پس وہی خدا ہے جو اسی نظر سے آپ کو دیکھ رہا ہے جس نے محمد رسول اللہ کو نور کی یہ نظر عطا فرمائی تھی۔ اس کے سامنے ہیں۔ چالاکیاں میرے سامنے کر لیں گے، قضاء کے سامنے کر لیں گے۔ بعض دوسرے ثالثوں کے سامنے کر لیں گے۔ اللہ کے سامنے چالاکی کیسے کام آئے گی اس کی تقدیر ضرور جاری ہوگی کہ پھر آپ گمراہ قرار دئیے جائیں گے اور دن بدن آپ کا قدم راہ ہدایت سے بھٹک کر گمراہی کی طرف آگے بڑھتا رہے گا۔

پھر بعض دفعہ لوگ جب اسی مکر میں مبتلا ہوتے ہیں تو بعض دفعہ نظام جماعت سے بھی مکر شروع کر دیتے ہیں اور چالاکیوں سے کام لیتے ہیں اور عہدوں کو عزت کا ذریعہ بنا لیتے ہیں حالانکہ

جماعتی عہدے جو ہیں وہ تو خوف کا مقام ہیں

اتنی بڑی ذمہ داری کسی پر عائد ہو جس میں وہ خدا کے سامنے جوابدہ ہو تو اس کو خود آگے بڑھ کر مانگ کر قبول کرنا یا تو انسان کے کردار کی بہت بڑی عظمت ہے یا بہت بڑی بیوقوفی ہے۔ عظمت والی بات تو صرف حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر صادق آتی تھی کہ آپ نے اس امانت کو قبول کر لیا جو خدا نے نازل فرمائی لیکن مانگی نہیں تھی قبول کرنے میں بھی بڑی عظمت تھی لیکن عہدوں کو لالچ میں مانگ کر سوال کر کے یا چالاکیاں کر کے عہدے لینا یہ عظمت نہیں ہے۔ یہ انتہائی بیوقوفی ہے اس لئے بیوقوفی ہے کہ اگر آپ کے اوپر ایک ذمہ داری ڈالی جائے تو

اس ذمہ داری ڈالنے کی ذمہ داری آپ پر نہیں ہے۔ پھر آپ سے غلطی بھی ہوتی ہے تو آپ اللہ تعالیٰ سے عرض کرتے ہیں کہ اے خدا! ہم نے تو تیری خاطر یہ قبول کیا تھا ہمیں تو کوئی شوق نہیں تھا تو نے یہ ذمہ داری ہم پر ڈال دی ہے اب ہم سے مغفرت کا سلوک فرما۔ ہماری پردہ پوشی فرما غلطیاں ہو جاتی ہیں صرفِ نظر فرما تو ایسے شخص کی دعا قبول ہوتی ہے خدا اس کی کمزوریوں سے صرفِ نظر فرماتا ہے مگر جو شوخی کے ساتھ آگے بڑھتا ہے اور اپنی عزت کی خاطر (جو بے معنی بات ہے کیونکہ عہدوں میں کوئی عزت نہیں لیکن) وہ سمجھتا ہے کہ جماعت کا عہدہ ہے میں سیکرٹری مال بن جاؤں یا امیر مقرر ہو جاؤں تو میری بڑی شان ہو جائے گی جو اس سرسری نظر ہے، بیرونی نظر سے عہدوں کو دیکھتا ہے اور آگے بڑھ کر ان کو قبول ہی نہیں کرتا بلکہ شاطرانہ چالوں کے ذریعہ یہ انتظام کرتا ہے کہ عہدہ اس کو ملے، ایسا شخص سوائے اس کے کہ اپنے لئے عذاب سہیڑ رہا ہو، عذاب خرید رہا ہو اس کے سوا اس کو کوئی بھی فائدہ نہیں لیکن نظام جماعت میں بعض معاملات ایسے ہیں، بعض جگہیں ایسی ہیں جو ان باتوں میں دیر سے بدنام ہیں بعض بستیاں ایسی ہیں جہاں بیسیوں برس سے یہ جھگڑے چلے ہوئے ہیں کہ عہدہ پر کون سا دھڑا قابض ہو اور جتنی تدبیریں چاہیں آپ اختیار کریں جتنے کمیشن چاہیں بھجوا دیں خیال ہے کہ وہ لوگ ٹس سے مس ہوں۔ جب انتخاب کرواتے ہیں دوسرے فریق کی طرف سے شکایتوں کی بوچھاڑ شروع ہو جاتی ہے اور یہ لکھنے لگ جاتے ہیں کہ جی! فلاں نے دھوکہ دیا، فلاں نے دھوکہ دیا، فلاں نے دھوکہ دیا یہ انتخاب بے معنی ہے۔ اور اگر کوئی کھلا دھوکہ نظر نہ آئے تو آنے والے پر الزام لگاتے ہیں کہ جی آپ نے جو ناظر بھجوایا تھا وہ بڑا حریص تھا۔ وہ فلاں کی روٹی کھا گیا ہے۔ اس لئے اس کے حق میں اس نے یہ انتظام کروایا میں نے ایسی جماعتوں کی اصلاح کی بہت کوشش کرکے دیکھی ہے۔ لیکن میری بس نہیں گئی اسوقت میری نظر اس آیت کریمہ پر پڑی کہ جس کو خدا گمراہ قرار دے دے پھر کون ہے اس کو ٹھیک کرنے والا ان کی گمراہی ان کے مکر سے وابستہ ہے ان لوگوں نے نظام جماعت کو کھیل بنایا اور جھوٹی عزتوں کے حصول کا ذریعہ بنایا اور چالبازیوں سے عہدوں کو حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن ان کے لئے خدا کا فیصلہ یہ ہے کہ ان کے لئے کوئی ہدایت نہیں ہے جب تک یہ اس بدبختی سے باز نہیں آتے جب تک جماعت کے عہدے کو ایک ذمہ داری نہیں سمجھتے جس کا اٹھانا بہت بڑی ہمت کا کام ہے دعا اور خوف اور انکسار کے ساتھ اگر انسان اس لئے قبول کرے کہ اگر میں نہیں کروں گا تو پھر کون کرے گا اسوقت ایسا شخص بری الذمہ ہو جاتا ہے۔ اس پر کوئی حرف نہیں اس کا کسی جماعتی عہدہ کو قبول کرنا ہی بہت بڑی قربانی ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ جزا پائے گا لیکن

ووٹوں میں چالاکیاں

جیسا کہ بعض رپورٹیں آتی ہیں کہ کچھ لوگوں نے سارا سال چندہ نہیں دیا لیکن جن کی خواہش کوئی عہدہ قبول کرنے کی ہوتی ہے وہ اپنے ساتھیوں کے چندے اکٹھے کرتے پھرتے ہیں اور انتخاب سے کچھ دیر پہلے وہ سارے سال کا بقایا اکٹھا کرکے سارے روپے سیکرٹری مال کے حضور پیش کر دیئے جاتے ہیں۔ اسی سے رسید لی جاتی ہے۔ پھر جب انتخاب کا وقت آتا ہے اس وقت وہ رسید صدر انتخاب کے حضور پیش کر دیتے ہیں کہ دیکھیں جی ان کا چندہ پورا ہو گیا۔ شروع سے آخر تک ساری کارروائی ہی شرارت ہے، ظلم ہے، وہ چندہ کیا جو خدا کے نام پر دیا جا رہا ہے اور دیا بتوں کو جا رہا ہے ایسا ذلیل اور مکروہ چندہ تو ان لوگوں کے لئے عذاب کا موجب بنے گا نہ کہ ان کے لئے کسی ثواب کا باعث ہوگا اور بت ان کا وہ شخص ہے جس کی خاطر انہوں نے ووٹ بنوانے کے لئے سارے سال کا بقایا پیش کیا اور اس میں بھی بہت سی مخفی چالاکیاں ہیں جن پر میری نظر پڑتی ہے تو میں حیران رہ جاتا ہوں لیکن مجبوری ہے۔ اس کی زیادہ تفصیل سے چھان بین کی نہیں جا سکتی بعض ایسے آدمی میرے علم میں ہوتے ہیں جن کو بہت زیادہ چندہ دینا چاہیئے

اگر وہ خدا کی خاطر چندہ دیتے تو ان کا بقایا دس ہزار بنتا لیکن انہوں نے جس بت کی خاطر چندہ دیا ہے وہ تو ہر بیان کو قبول کرے گا وہ تو یہ چاہے گا دو ہزار بن جائے سہی، کم سے کم مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کیونکہ وہ خدا کی خاطر تو دیا ہی نہیں جا رہا۔ نقصان اگر ہے تو جماعت کا ہے۔ اس کو کیا فرق پڑتا ہے اس کو تو صرف ووٹ ملتا ہے۔

پھر وہ اس بات میں بھی بعض دفعہ مدد کرتا ہے کہ جی! تمہارا بنتا ہی اتنا ہے اور اگر سیکرٹری مال کہے کہ تمہارا زیادہ بنتا تھا تو اس کے ساتھ جھگڑے کریں گے کہ تم انکم ٹیکس کے انسپکٹر لگے ہوئے ہو، تمہیں کیا پتہ۔ جھوٹ کا الزام لگانے کو چپ کرانے کے لئے وجہ دیا جاتا ہے۔ یہی تھا جو بنتا تھا یہی دیا جا رہا ہے۔ شروع سے آخر تک دھوکہ ہی دھوکہ اور فساد ہی فساد — EXERCISE ہے اور یہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ کسی کو پتہ نہیں چل رہا۔ جو رپورٹیں آتی ہیں تو چاہے وہ امریکہ سے آ رہی ہوں یا پاکستان کے کسی گاؤں سے آ رہی ہوں ان رپورٹوں کے آرپار صاف دھوکہ دکھائی دے رہا ہوتا ہے۔ جب فہرستیں دیکھتا ہوں تو حیران ہو جاتا ہوں کہ ان لوگوں نے کتنا ظلم کا سودا کیا ہے۔ پیسے ضائع کر دیئے اور شیطان کے حضور ڈالے نام خدا کا لیا۔ پھر دوسرے لوگ ہیں جو یہ شکوے شروع کر دیتے ہیں کہ جناب آپ لوگوں کے نزدیک مال کی قیمت ہے۔ تقویٰ کی کوئی قیمت نہیں ہے۔ یہ نظام جماعت ہے جس میں چندے لے کر ووٹ بنتے ہوں پیسے وصول کرکے ووٹ بنتے ہیں۔ خواہ کوئی نماز پڑھتا ہے یا نہیں پڑھتا۔ ان کا یہ اعتراض اگر بنیادی طور پر فی ذاتہ درست بھی ہو تب بھی ان کی طرف سے دراصل یہ دھوکہ بازی ہے کیونکہ سارا سال جس بھائی نے نماز نہیں پڑھی اس کے لئے ان کا دل بے چین نہیں ہوا۔ سارا سال جس بھائی نے تقویٰ کے اوپر قدم نہیں مارا اس کے لئے ان کو کوئی تکلیف نہیں پہنچی، کوئی کوشش نہیں کی نظام جماعت کو اس وقت اطلاع نہیں کی جب ان کی اصلاح کا وقت تھا۔ اب الیکشن کے موقعہ پر ان کے تقویٰ کی راہ سے ہٹ جانے کا خیال ان کو کیسے آ گیا الیکشن کے موقعہ پر انہوں نے کی۔ بے نمازیاں کیوں ان کو چبھنے لگیں صاف ظاہر ہے کہ تکلیف اپنے منتخب نہ ہونے کی یا اپنے کسی ساتھی کے منتخب نہ ہونے کی ہے نہ کہ کسی کی بے راہ روی کی تو

تقویٰ کی راہیں بڑی باریک ہیں

اور یہ مکر جو ہے یہ ہر چیز میں چلتا ہے۔ نیکی کے نام پر بھی چلتا ہے کھلی کھلی بدی کے طور پر تو مکر چلتا ہی ہے لیکن بڑے بڑے نیک ناموں پر مکر چل رہا ہوتا ہے۔ پس جماعت کے عہدوں کو، جماعت کے نظام کو جو لوگ جھوٹی عزتوں کا ذریعہ بناتے ہیں ان کے لئے میں قرآن کریم کے الفاظ میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيعًا
(سورۂ فاطر: آیت ۱۱)

یاد رکھو جس کو عزت چاہیئے، اللہ ہی کے پاس عزت ہے اس کے سوا آپ کو کوئی عزت نصیب نہیں ہو سکتی، خدا کے نظام سے دھوکہ کرکے فریب کاریوں کے ذریعہ، نظام کی جڑیں کھوکھلی کرکے اور مسلسل دھوکے بازیوں میں مبتلا ہو کر اگر آپ عزت چاہتے ہیں تو کوئی عزت نہیں ملے گی عزت کیسے ملے گی۔ فرمایا: اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ (فاطر: ۱۱) کتنا پیارا صاف ستھرا پاکیزہ بیان ہے اور عزتیں حاصل کرنے کا کیسا عمدہ طریق بیان فرمایا۔ فرمایا: اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ: پہلے تو اپنی نیتوں کو پاک صاف کرکے بات کرو وہی بات خدا کے ہاں قبول ہوگی اور اس کی درگاہ میں جا پائے گی جو طیب ہو طیب ایسی بات کو کہتے ہیں جس میں جھوٹ کی دور کی بھی ملونی نہ ہو۔ ادنیٰ سی بھی ملونی نہ ہو صاف نیت سے بات کی گئی۔ پاک لفظوں میں بیان کی گئی نہایت ہی خوبصورت چمکتے ہوئے انداز میں سچائی کے ساتھ وہ بات پیش کی گئی نیت بھی پاک تھی طرز بیان بھی پاک اور بالآخر اس کا انجام بھی پاک۔ تھا اس کو کہتے ہیں کلمۂ طیبہ۔ فرمایا یہ کلمۂ طیبہ ہے

جو خدا تک پہنچتا ہے عزت کے حصول کے لئے

وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ

اور اس پاک کلمہ کو اونچا کرنے کے لئے عمل صالح کی ضرورت ہے صرف منہ کی پاک باتیں نہ ہوں بلکہ نیک اعمال ان باتوں کو تقویت دے رہے ہوں۔ ان کے پروں کو توانائی بخشیں کہ وہ پر چل تو سکیں۔ پروں میں طاقت ہی نہ ہو تو وہ کیسے پرواز کریں گے۔ پس کلام کو جو پاکیزہ ہو ایک پرندے کی طرح پیش فرمایا جس میں اڑنے کی صلاحیت ہے مگر وہ نیک اعمال سے طاقت لیتا ہے۔ اگر نیک اعمال نہیں ہیں تو کلمہ طیبہ میں اڑنے کی طاقت نہیں ہوگی۔ فرمایا: یہ وہ طریق ہے جس کے ذریعہ تم عزتیں حاصل کرتے ہو۔ عزتیں ساری اللہ کے پاس ہیں اور عزت کا سوال وہاں تک کیسے پہنچتا ہے فرمایا۔ نیک باتوں کے ذریعہ۔ پاکیزہ باتوں کے ذریعہ۔ ایسی پاک باتوں کے ذریعہ جن کو اعمال صالحہ طاقت بخشتے ہوں۔ پس اگر جماعت کا کوئی عہدیدار اپنی سچائی اور پاکیزگی کی وجہ سے ہر دلعزیز بنا ہو۔ اگر اس کے نیک اعمال انتخاب کے وقت پیش نظر ہوں تو یقیناً جو مقام وہ پاگیا ہے وہ عزت کا مقام ہے۔ وہ یقیناً ایسا مرتبہ ہے جو اس کے لئے آسمان سے نازل ہوا ہے کیونکہ قرآن کریم نے اس عزت کی تفصیل بھی بیان فرمائی ہے۔ اگر وہ نہیں تو پھر ایک مکر وہ بات ہے۔ اس کے سوا اس کی کوئی بھی حقیقت نہیں۔

فرمایا:

وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ ۝ (سورۃ فاطر: ۱۱)

کہ وہ لوگ جو بد تدبیروں میں ہمیشہ مصروف رہتے ہیں ان کی عمر چالاکیوں میں گزر جاتی ہے۔ منصوبے بنانا، سازشیں کرنا، جھوٹی تدبیریں کر کرکے جھوٹی عزتیں حاصل کرنے کا شوق سیاست میں بھی چلتا ہے دین میں بھی چلتا ہے، ہر جگہ یہی چیز چلتی چلی جاتی ہے۔ فرمایا: ان کے لئے ہم خوشخبری دیتے ہیں کہ ان کے لئے بڑا سخت عذاب ہے اور ان کا یہ جو فعل ہے یہ تباہی کی طرف لیجانے والا ہے۔ ان کو اس سے کچھ بھی حاصل نہیں ہو سکے گا سوائے اس کے کہ وہ ہلاک ہو جائیں۔ یہ تو ہے معاشرے میں مکر۔ مکر کے ذریعہ انسان معاشرے میں کوئی مقام حاصل کرتا ہے۔ کوئی حرص کے ذریعہ کسی کی بچی دھوکے سے حاصل کر لیتا ہے اور پھر اس پر ظلم کرتا ہے۔ حرص و ہوا کے ذریعہ کسی کا مال غصب کر لیتا ہے۔ دھوکے کے ذریعہ جھوٹی عزتیں حاصل کرتا ہے۔ یہ سارے ایسے مکر ہیں جن کا انجام بالآخر برا ہے اور جو سوسائٹی ان مکروں میں مبتلا ہو اس کو کبھی آپ سکھ والی سوسائٹی نہیں دیکھیں گے۔ دن بدن دکھوں میں مبتلا ہوتی چلی جاتی ہے۔ عذاب شدید کی جو پیشگوئی ہے یہ صرف بعد کی نہیں ہے اسی دنیا کی بھی ہے۔ ان ملکوں کا حال دیکھیں جہاں یہ چیزیں چل رہی ہیں جو ابھی میں نے بیان کی ہیں۔ دن بدن عذاب میں مبتلا ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ ان گھروں کا حال دیکھیں جہاں اس قسم کے فساد چلتے ہیں کسی کو آپ نیک انجام نہیں دیکھیں گے۔ ہر وقت دکھ، ہر وقت عذاب، مقدمہ بازیاں، مصیبتیں، کوئی جھوٹا رزق حاصل کیا تو وہ بھی عذاب کا موجب بن جاتا ہے اور عذاب شدید اس طرح بھی بنتا ہے کہ ان کی اولادیں بعض دفعہ ضائع ہو جاتی ہیں یا وہ ہاتھوں سے نکل جاتی ہیں یا وہ ایسے بد کاموں میں مبتلا ہو جاتی ہیں کہ جو ماں باپ کے لئے ذلت اور رسوائی کا موجب بن جاتے ہیں۔ لوگ ایسی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں جو آسمان سے اترتی ہیں اور پیچھا نہیں چھوڑتیں۔ کئی قسم کے ابتلاء ہیں جو گھیر ڈال لیتے ہیں۔ پس جب خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کے لئے عذاب شدید ہے تو یہ بالکل اس وہم میں مبتلا نہ ہوں کہ مریں گے تو دیکھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دیا تو۔ یہ عذاب جو ہے دنیا میں شروع ہو جاتا ہے اور دنیا کا شروع ہو اہوا عذاب بتا رہا ہے کہ خدا نے معاف نہیں کیا۔ جب خدا نے یہاں معاف نہیں کیا تو آئندہ آپ کیسے خیر کی توقع لیکر آنکھیں بند کریں گے۔ جس کی خدا نے ستاری کرنی ہو اس سے دنیا میں بھی کرتا ہے۔ جس سے مغفرت کا سلوک کرنا ہو اس سے دنیا میں بھی کرتا ہے اور اس دنیا میں اس کے لئے کوئی نیا نظام جاری نہیں ہوتا۔ وہی نظام ہے جو اس دنیا میں جاری ہے۔ پس اس لحاظ سے مکر کرنے والوں کے لئے عذاب شدید کی جو خبر ہے وہ بالکل سچی ہے اور ہم نے اپنی آنکھوں سے اس کو پورا ہوتے دیکھا ہے۔ پاکستان کے حالات پر نظر ڈال کر دیکھ لیں۔ آپ میں سے اکثر پاکستانی ہیں جو میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں تو آپ کو علم ہوگا کہ یہ کتنی سچی باتیں ہیں کہ یہ جو مکر کی پہلی قسمیں آپ کے سامنے رکھی ہیں یہ عذاب شدید پر منتج ہوتی ہیں۔ اس کے سوا اور کوئی خبر ان سے وابستہ نہیں ہوتی۔

دوسری قسم کا مکر سیاست کا دجل و فریب ہے۔

میں نے پہلے بھی اس کی مثال دی تھی کہ خاص طور پہ آج کل کی جدید سیاست خواہ وہ مغرب میں کارفرما ہو یا مشرق میں عملاً دجل ہی کا دوسرا نام ہے۔ فریب کاری ہے۔ غریب ملک بھی فریب کاریوں میں مبتلا ہیں امیر ملک بھی فریب کاریوں میں مبتلا ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ امیر کا دجل چل جاتا ہے اور غریب کا چلتا نہیں لیکن غریب ملکوں کو یہ سوچنا چاہئے کہ اگر انہوں نے امیر ملکوں اور طاقتور ملکوں کے اس فریب سے بچنا ہے تو ان کی پناہ گاہ مکر میں نہیں ہے کہ یہ جھوٹا خدا ہے۔ ان کی پناہ گاہ سچائی میں ہے اور بتوں کی پرستش کی بجائے ان کو خدا کی پرستش کی طرف واپس لوٹنا چاہئے۔

آج مسلمان ممالک اپنی سیاست کے دجل کی خاطر امریکہ کو کھلم کھلا گالیاں دیں یا نہ دیں مگر آج سارے عالم اسلام کا دل گواہی دے رہا ہے کہ امریکہ نے مسلمانوں کے ساتھ دجل سے کام لیا ہے۔ بوسنیا کے مسلمانوں کی حالت دن بدن بد سے بد تر ہوتی چلی جا رہی ہے۔ قومی طور پر صفحہ ہستی سے ان کو بالکل مٹا دینے کا منصوبہ ہے جو کھلا رہا ہے۔ اتنے خوفناک مظالم مسلمانوں پر توڑے جا رہے ہیں کہ خود مغربی مفکرین یہ کہنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ ہٹلر کے مظالم کو بھی ان مظالم نے شرما دیا ہے۔ پوری کی پوری قوم کی نسل کشی کا منصوبہ ہے جو آنکھوں کے سامنے عملی جامہ پہن رہا ہے اور کوئی نہیں ہے جو اس کے خلاف کوئی قدم اٹھائے ان کے پروگرام جو سیاسی تبصروں کے پروگرام ہوتے ہیں وہ سن کر آپ دیکھ لیں۔ وہاں ہر دفعہ آپ کو یہی بات دکھائی دے گی کہ سب کہتے ہیں ہم باتیں کر رہے ہیں لیکن ان باتوں کے پیچھے ایک بھی عمل ایسا نہیں جو ان باتوں کے بعد ان کو سچا کرنے کے لئے ظاہر ہو لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں کہ جو باتیں کرتے ہیں وہ بھی بالکل معمولی ہیں جتنے بڑے بھیانک جرم ہو رہے ہیں ان کا جو علاج باتوں میں تجویز ہو رہا ہے وہ علاج ہی کوئی نہیں لیکن اتنا بھی نہیں کرتے۔ ایک طرف بوسنیا کے یہ مسلمان ہیں جن کے ساتھ یہ ظلم ہے اور اس میں سب سے بڑا مجرم امریکہ ہے جس نے آنکھیں بند کی ہوئی تھیں بلکہ یورپ کے ان ممالک کو بھی آنکھیں بند کرنے پر مجبور کیا جا رہا ہے جن کے اندر بے چینی پیدا ہو رہی ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ نقصان ہوگا اور ... آخر ہمارے لئے یہ چیز فائدہ مند ثابت نہیں ہو سکتی مگر دوسری طرف عالم اسلام کی ہمدردی یہ ہے کہ شیعوں کے ساتھ ہمدردی پیدا ہو گئی یعنی مسلمانوں میں سے شیعہ ہیں جو ان کی ہمدردی کے مستحق ہیں اور عراق پر ظلم کرنے کے لئے وہ کہتے ہیں کہ تمہارے ملک کا جو یہ حصہ ہے اس پر تم نے اپنے جہاز نہیں اڑانے کیونکہ تم شیعوں پر ظلم کر رہے ہو اور ہم عیسائی یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ شیعہ مسلمانوں پر کوئی ظلم ہو۔ کیسی منطق ہے؟ کیا دلیل ہے یہ؟ کونسی سچائی اس میں پائی جاتی ہے؟ الف سے ی تک دھوکہ ہی دھوکہ اور فریب کاری ہی فریب کاری۔ لیکن سنی مسلمانوں کے وہ ممالک جو ان

کے ساتھ ہیں وہ بالکل خاموش بیٹھے ہوئے ہیں۔ وہ کوئی قدم نہیں اٹھا رہے لیکن یہ دھوکہ یہاں ختم نہیں ہو جاتا۔ یہ جانتے ہیں کہ اگر شیعہ نام کے اوپر انہوں نے بعض شیعہ اقلیتوں کی مدد کی تو ارد گرد کے سنّی ممالک میں اس کے خلاف ردّ عمل ہونا لازم ہے۔ پس وہ ردّ عمل بھی چاہتے ہیں۔ وہ ردّ عمل جو بھی ظاہر ہو سکتا وہ ان کے خلاف تو ہو نہیں سکتا کیونکہ طاقتور کے خلاف کمزور کا ردّ عمل نہیں ہوا کرتا۔ شرعاً اگر کمزور بددیانت ہو چکا ہو۔ جھوٹا ہو چکا ہو، فریب کار ہو گیا ہو تو اس کا ادب اس کے خلاف چلتا ہے۔ وہ طاقتور کی بات کو خاموشی کے ساتھ قبول کرتا ہے لیکن اپنے غصّے معاف نہیں کرتا۔ نتیجہ یہ نکلے گا کہ اس کے ردّ عمل کے طور پر دوسری شیعہ اقلیتوں پر سنّی اکثریتیں ظلم کرنا شروع کر دیں گی اور یہ خیال پیدا ہو جائے گا کہ دیکھو شیعوں کی وجہ سے ایک سنّی اکثریت کے ملک کے اوپر یہ تباہی آئی ہے اور کھلے عام شیعوں کی حمایت کی گئی ہے۔ یہ بات خطرے کا الارم سعودی عربیہ میں بھی بجائے گی۔ وہ منہ سے کہیں یا نہ کہیں جتنی ان کو ایران سے دشمنی ہے وہ ایک کھلی ہوئی بات ہے۔ امریکہ کے بُت کے سامنے سر جھکاتے ہوئے وہ زبان سے کچھ کہیں یا نہ کہیں مگر اس کے خلاف سعودی عرب میں شدید ردّ عمل ہوگا۔ چنانچہ وہ دوسرے ممالک کو پہلے بھی شیعہ سنّی فساد کرانے کے لئے پیسے دیتے ہیں اب وہ اور بھی زیادہ دیں گے کیونکہ ان کو خطرہ ہوگا کہ ایرانی طاقت ہمارے اور قریب آگئی ہے۔ پس یہ ایسی بات نہیں ہے کہ ان لوگوں کو پتہ نہیں کہ اس کے نتیجہ میں یہ ہوگا۔ سازش میں یہ بھی شامل ہے ایک طرف سنیوں پر ظلم کرنے کے لئے شیعوں کو بہانہ بنایا جائے۔ یہ بظاہر شیعوں کی حفاظت ہو رہی ہے اور سنیوں پر ظلم ہو رہا ہے لیکن یہ کیا کہ دوسری طرف سنیوں کو مجبور کیا جائے کہ پھر وہ شیعوں پر ظلم کریں اور اس طرح سارا عالمِ اسلام جس کے کبھی کبھی قریب آنے کے امکان ہو رہے ہیں نہ صرف پھٹا رہے بلکہ پہلے سے بڑھ کر ایک دوسرے سے دور ہو جائے اور تفرقیں پہلے سے زیادہ بڑھ جائیں۔

یہ وہ ہوشیاریاں ہیں جن کا نام سیاسی مکر ہیں۔ سیاست میں تو اتنے مکر چل رہے ہیں اور ہماری بدنصیبی ہے کہ دنیا کے کسی خطے پر آپ نظر ڈال کر دیکھیں مکر ہی مکر ہیں۔ صرف ایک فرق ہے کہ ہمارے ملک پاکستان میں مثلاً اور اسی طرح ہندوستان میں بھی زیادہ تر مکر اپنے آدمیوں سے ہو رہے ہوتے ہیں۔ سیاست دانوں کی جتنی چالاکیاں ہیں ساری عوام کے مفاد کے خلاف ہوتی ہیں۔ مکر ہیں لیکن وہ مکر اپنوں پر چل رہے ہیں۔ ترقی یافتہ ممالک میں بھی مکر ہیں مگر غیروں پر چلتے ہیں۔ اپنے لوگ جو ہیں وہ ان کے مکر برداشت نہیں کرتے۔ مجال نہیں صدر بُش کی کہ وہ امریکہ کے ساتھ مکر کرکے دیکھے۔ جب بھی مکر کریں یا مکر کی کوشش کرتے ہیں تو جو بھی امریکہ کے پریذیڈنٹ مکر کی کوشش میں ملوّث ہوتے ہیں ساری قوم اُن کے پیچھے پڑ جاتی ہے ان کو ننگا کرکے دکھا دیتی ہے۔ کسی کا نام "واٹر گیٹ" رکھا جاتا ہے۔ کسی کا نام "ایران گیٹ" رکھا جاتا ہے۔ گیٹوں کا بہت شوق ہے لیکن جتنے بھی گیٹ ہیں وہ سارے مکر پر بنتے ہیں۔ بیشک آپ اُن کا جائزہ لیکر دیکھ لیں۔ وہ مکر قوم معاف نہیں کرتی۔ اس لئے

کسی بھی مغربی سیاست دان کی مجال نہیں ہے کہ اپنی قوم سے مکر کرے

لیکن جب غیروں سے مکر کرتے ہیں تو سب آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ چند ایک شریف دیانتدار صحافی آواز کو اٹھاتے ہیں مگر نقار خانے میں طوطی کی کون سنتا ہے۔ وہ آواز صرف تاریخ کے حقائق کو ریکارڈ کرنے کے لئے ہے۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ اس آواز کی بازگشت آئندہ نسلوں میں سنائی دیگی اور وہ نسلیں ان گزرے ہوئے سیاستدانوں پر لعنتیں بھیجیں گی مگر اس زمانے میں، اس وقت یہ اپنے آپ کو آزاد سمجھتے ہیں۔ یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری کوئی پکڑ نہیں ہے ہم طاقتور بھی ہیں۔ ہم مکار بھی ہیں۔ فریب میں ہر دوسرے پر بازی لیجاتے ہیں۔ کون ہے جو ہمارے ہاتھ روک سکے مگر قرآن کریم اور خبر دیتا ہے۔ فرماتا ہے:

أَفَأَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ أَن يَخْسِفَ
اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ
مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ۝

کہ وہ طاقتور مکار (یہاں طاقتور کا مضمون اس میں شامل ہے کیونکہ جو بات بیان کی جا رہی ہے وہ طاقتور ہی کا بیان ہے) قومیں کیا یہ سمجھتی ہیں کہ بدترین مکر کے ذریعہ یہ امن میں رہیں گی۔ ان کو امن نصیب ہوگا۔ کس چیز سے امن نصیب ہوگا۔ کیا اس بات سے یہ امن حاصل کریں گی کہ اللہ تعالیٰ ان کو زمین میں دھنسا دے اور زلزلے آئیں اور ایسے خوفناک زمینی عذاب ظاہر ہوں کہ جو ان کو ہلاک کر دیں

أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ۝

یا ایسی طرف سے عذاب آنے شروع ہوں کہ ان کو پتہ نہ لگے کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔

اب امریکہ میں پچھلے دنوں جو خوفناک طوفان آئے ہیں اُس کے نتیجہ میں اب تک کا بیان کیا جاتا ہے کہ کم از کم ۱۵ ارب ڈالر کا نقصان امریکہ کا ہو چکا ہے اور لکھو کھہا انسان شدید مصیبتوں میں مبتلا ہیں۔ ان کے نزدیک تو یہ ایک ارضی حادثہ ہے مگر یہ نہیں سوچتے کہ یہ ارضی حادثات بھی آسمان کی مرضی کے تابع ہوتے ہیں اور خدا جب چاہے ان کو ٹال بھی سکتا ہے۔ جب چاہے ان کو عذاب کی صورت میں ظاہر بھی فرما سکتا ہے۔ کسی قوم کے اوپر ان کو عذاب کے طور پر ان کی کمر توڑنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

لَا يَشْعُرُونَ نے دو باتیں ظاہر کی ہیں کہ ان کو پتہ ہی نہیں کہ کہاں سے آ رہے ہیں۔ نہ یہ پتہ چلتا ہے کہ ہماری بداعمالیاں ہیں جن کے نتیجہ میں یہ سزا ہے اور نہ یہ پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بداعمالیوں کے نتیجہ میں یہ سزائیں مرتب فرما رہا ہے۔ قانونِ قدرت تو قانونِ قدرت ہی ہیں مگر قانونِ قدرت اللہ کی مرضی کے تابع چل رہے ہیں۔

پھر فرمایا:

أَوْ يَأْخُذَهُمْ فِي تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُم بِمُعْجِزِينَ ۝

اور خدا تعالیٰ یہ بھی کر سکتا ہے کہ ان کی حرکات کے دوران ان کو پکڑے۔ تَقَلُّب سے مراد ایک جگہ کو چھوڑ کر دوسری جگہ اختیار کرنا، ایک طرز کو چھوڑ کر دوسری طرز اختیار کرنا۔ ایک انداز کو چھوڑ کر دوسرا انداز اختیار کرنا۔ یہ جو چالاکیوں سے کروٹیں بدلتے اور بستر بدلتے ہیں یا ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے ہیں۔ ان کی سیاستیں بھی کروٹیں بدل رہی ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اس میں یہ محفوظ ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں چالاکیوں میں ان کو پکڑ سکتا ہے۔ انہی پینتروں میں یہ مارے جائیں گے۔

فَمَا هُم بِمُعْجِزِينَ۔ یہ خدا کی تقدیر کو عاجز نہیں کر سکتے۔ أَوْ يَأْخُذَهُمْ عَلَىٰ تَخَوُّفٍ ۝

(سورۃ النحل: آیات ۴۶ تا ۴۸)

اللہ تعالیٰ اگر یہ فیصلہ فرمائے کہ رفتہ رفتہ ان کی عظمتیں ایک قصّۂ پارینہ بنا دی جائیں اور رفتہ رفتہ یہ اپنی بلندیوں سے اترنا شروع ہوں اور دنیا کی آنکھوں کے سامنے گھٹتے چلے جائیں اور آج جو طاقتور قومیں کہلاتی ہیں یہ کل کمزور قوموں کی صورت میں دنیا میں ظاہر ہوں۔ اگر خدا کی یہ تقدیر کام کرنا چاہے تو کون ہے جو خدا کے ہاتھ روک سکتا ہے۔

پس وہ قومیں جو مکر و فریب کے ذریعہ اور اپنی طاقت کے برتے پر کمزوروں کو نقصان پہنچاتی ہیں ان کے لئے یہ تین ذریعے ہیں جو قرآن کریم نے بیان فرمائے ہیں کہ ان ذریعوں سے ان کو سزا ملتی ہے مگر کم ہیں جو نصیحت پکڑتے ہیں۔

مجھے تو اُن مسلمان ملکوں پر زیادہ افسوس ہے

جنہوں نے سچائی کو پایا۔ جن کی خاطر یہ شاندار کلام نازل فرمایا گیا۔ محمد مصطفیٰ ﷺ کے قلب مطہر پر وہ ساری باتیں روشن فرمائی گئیں جو اُس زمانے سے تعلق رکھتی تھیں یا آئندہ زمانوں سے تعلق رکھتی تھیں اور سارے مصائب کے حل بھی کھول کھول کر بیان فرما دیئے گئے۔ پھر بھی ان کی محرومی دیکھیں کہ یہ ایک مکر سے دوڑ کر دوسرے مکر میں پناہ لیتے ہیں۔ جھوٹے بتوں سے بھاگ کر جھوٹے بتوں کی پناہ میں آتے ہیں۔ یہ سوچتے نہیں اور سمجھتے نہیں کہ صرف ایک پناہ ہے اور وہ اللہ کی پناہ ہے۔ اگر یہ سچائی پر قائم ہو جائیں۔ اگر یہ خدا کی عبادت سچے دل سے کریں اور مکر کے جواب میں اعلیٰ تدبیر سے کام لیں

لیکن جھوٹی تدبیروں سے کام نہیں بنے گا۔ اللہ کی پناہ مانگیں تو وہی ایک پناہ گاہ ہے جو دنیا کے ہر مکر سے ان کو بچا سکتی ہے مگر بد نصیبی ہے کہ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ: سمجھتے نہیں کہ کیا ہو رہا ہے۔ دیکھتے نہیں کہ کیا ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ان کو عقل دے۔ ان سب بلاؤں کا جو دنیا پہ نازل ہو رہی ہیں دکھ آخر احمدیوں کے دل پہ ٹوٹتا ہے کیونکہ خدا گواہ ہے کہ ہمیں سچے دل سے بنی نوع انسان سے محبت ہے اور سچے دل سے ان سے پیار ہے۔ اس لئے میں جماعت احمدیہ کو خصوصیت سے دعا کی طرف متوجہ کرتا ہوں۔

اس کے بعد ایک یہ اعلان کرنا ہے کہ ملک صومالیہ میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ وہ بھوک کے اتنے دردناک عذاب میں مبتلا ہو چکا ہے کہ اس کے تصور سے ہی رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ جماعت احمدیہ بڑی دیر سے کوشش کر رہی تھی کہ کسی طرح ہمارا رابطہ ہو۔ ہم خود وہاں پہنچیں اور خدمت کر سکیں اور جماعت نے افریقہ کے غریب ملکوں کے لئے جو قربانی پیش کی ہے اس میں سے صومالیہ کو حصہ دیا جائے مگر کوئی پیش نہیں گئی کیونکہ خدمت کے جو انتظامات اور نظام ہیں ان پر بھی ان قوموں کا قبضہ ہے اور اپنی مرضی کے خلاف کسی کو اجازت نہیں دیتے۔ آخر میں نے یہ فیصلہ کیا ہے اور امریکہ کو بھی ہدایت کی ہے اور انگلستان کو بھی کہ خدمت کے لئے جو روپے آپ کے پاس اکٹھے ہیں وہ جس ادارے کے ذریعہ بھی بھیجے جا سکیں وہ بھیج دو خواہ ہمیں کچھ نہ کچھ۔ ہمارے ضمیر کا بوجھ تو کچھ ہلکا ہو گا لیکن باقی دنیا کے ممالک کو بھی میں نصیحت کرتا ہوں کہ جو کچھ توفیق ہے وہ عزیز صومالیہ کے اپنے غریب بھائیوں کے لئے مسلمان کی حیثیت سے نہیں ایک انسان کی حیثیت سے پیش کریں۔ اس کے علاوہ تمام بڑے بڑے ملکوں میں جماعت احمدیہ کو یہ جائزہ لینا چاہیئے کہ جس طرح ریڈ کراس وغیرہ انٹرنیشنل سوسائٹیز ہیں اسی طرح اگر مذہبی سوسائٹیاں بھی ایک بین الاقوامی حیثیت سے پہچانی اور جانی جائیں یا ان کا ایک مقام قائم ہو سکتا ہو تو اب وقت آگیا ہے کہ جماعت احمدیہ کو اپنی آزاد سوسائٹی بنانی چاہیئے جو جماعت احمدیہ کی مرضی کے تابع خدمت کرے اور تقویٰ اور انصاف کے ساتھ خدمت کرے اور مذہب و ملت اور رنگ و نسل کے امتیاز کے بغیر خدمت کرے اور اس خدمت میں شریف النفس غیروں کو بھی بے شک شامل کرے تو جائزہ لینا چاہیئے۔ جہاں تک میرا تأثر ہے عیسائی انجمنوں کو اس بات کی اجازت ملتی ہے اور باقاعدہ یونائیٹڈ نیشنز کے ساتھ رجسٹرڈ ہیں۔ اگر میرا یہ تأثر درست ہے تو

جماعت احمدیہ کو پوری سنجیدگی سے کوشش کر کے اب بین الاقوامی

خدمت خلق کا ادارہ قائم کرنا چاہیئے

اور ایسے ادارے کا دائرہ کار تمام بنی نوع انسان تک ممتد ہوگا اور اس میں صرف احمدیوں سے چندہ نہیں لیا جائے گا بلکہ دنیا کے کسی بھی شریف النفس انسان سے جو اس ادارے میں شامل ہو کر خدمت کرنا چاہتا ہو اس کو بھی خدمت کا موقعہ دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے۔

ایک آخری بات اب میں جنازے کے متعلق بیان کرنا چاہتا ہوں۔ ابھی جنازہ غائب ہوگا۔ جماعت کے بہت سے خدمت کرنے والے، پرانے بزرگ اور غیر معروف لیکن نیک لوگ گزشتہ چند دن کے عرصہ میں ایسے رخصت ہوئے ہیں کہ ان میں سے بعض کو میں جانتا ہوں بعضوں کے متعلق صدر انجمن کی طرف سے سفارشیں آئی ہیں کہ ہمارے علم کے مطابق متقی اور پرہیزگار لوگ تھے۔ جنازہ میں مثلاً یورپ کے لوگ شامل نہیں ہو سکے یا پھیلے نے بھی یہ قرار دیا ہے یہ خواہش ظاہر کی ہے یا خود انہوں نے مرنے سے پہلے خواہش ظاہر کی کہ میں ان کا جنازہ پڑھاؤں۔ ان کی فہرست غالباً سنا دی گئی ہے۔

مسعود جہلمی صاحب کا وصال ہوا ہے۔ جرمنی میں بطور مبلغ فریضہ خدمت سر انجام دے رہے تھے۔ کوئی دو تین سال پہلے ایک ابتلاء بھی آیا۔ میں ان سے ناراض بھی ہوا اور اس ناراضگی میں میرے لئے بہت تکلیف تھی۔ بعد کے خطبہ میں میں نے آنسو بھی ستے روشنی بھی ڈالی۔ واقعہ یہ ہے کہ ان کے ساتھ مجھے دیرینہ قلبی محبت تھی اور ان کے سارے خاندان سے بڑا گہرا تعلق تھا لیکن نظام جماعت مجھے اتنا پیارا ہے کہ جب نظام جماعت کو خطرہ دیکھوں تو کوئی قلبی تعلق، کوئی قرب اس کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتا تو میری بھی آزمائش تھی اور ان کی بھی آزمائش تھی۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ پہ بھی فضل فرمایا اور میں اس آزمائش پہ پورا اترا اور میں پورے یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ کوئی قلبی تعلق نظام جماعت کی حفاظت کے موقعہ پہ میری راہ میں حائل نہیں ہوا اور خواہ کیسا ہی کڑوا ادہ فرض تھا میں نے پوری طاقت سے اسی طرح ادا کیا جس طرح کسی غیر کے معاملہ میں ادا کر سکتا تھا اور ان پہ خدا نے فضل فرمایا کہ غیر معمولی وفا کے ساتھ اور ثبات قدم کے ساتھ اس ابتلاء میں نظام جماعت کے ساتھ چمٹے رہے۔ تمرد و سرکشی سے ان کا ہاتھ نہیں چھوٹا اور اپنی اولاد کو بھی یہی نصیحت کی، اپنے رشتہ داروں کو بھی نصیحت کی۔ ان کا تعلق والا ایک بھی ایسا نہیں ہے جس نے ٹھوکر کھائی ہو۔ ان کی وفات کے وقت مجھے خیال آیا کہ ان کے کتبے پر کیا لکھنا چاہیئے تو مجھے حضرت مصلح موعودؓ کا یہ مصرعہ یاد آ گیا۔ میں نے کہا اور چند باتوں کے علاوہ وہ بہت موزوں رہے گا کہ

جب وفا توڑی نہیں ہوں میں وفاداروں میں ہوں۔

پس وہ ایک ایسا مخلص تھا جس کے متعلق میں یہ اعلان کر سکتا ہوں کہ واقعۃً وفادار تھا اور وفاداروں میں جان دی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت فرمائے۔ اور ہمارے دیگر مخلصین کو بھی جنہوں نے زندگیوں میں کئی قسم کی قربانیاں دی ہیں لیکن خدا جانتا ہے کہ جب ابتلاء کا وقت آئے ان کو بھی ہر ابتلاء میں ثابت قدم رکھے اور وفاداروں میں موت دے۔ بے وفائی کی حالت میں کسی کو موت نہ دے۔ بدترین موت ہے وہ کہ ساری عمر انسان خدمت کرے لیکن آخری عمر میں اگر ابتلاء میں ٹھوکر کھا کر بے وفاؤں میں جا کر جان دے دے۔

حافظ عبد السلام صاحب بہت نیک اور پارسا انسان تھے۔ لمبا عرصہ تحریک جدید میں خدمت کی۔ بعد میں بھی کراچی میں جو دن گزارے تقویٰ کے ساتھ اور عبادتوں میں دن گزارے۔ دعا گو تھے۔ غالباً ۹۸ سال کی عمر میں یا اس کے لگ بھگ ان کی وفات ہوئی ہے۔ ان کی بڑی خواہش تھی کہ ان کی زندگی میں ہی واپس چلا جاؤں لیکن بہر حال بہت سے ایسے ہیں جن کی یہ خواہشیں پوری نہیں ہو سکیں۔ کچھ اور ہیں جو ان خواہشوں میں جی رہے ہیں۔ ان سب کو بھی دعا میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی یہ تمنائیں پوری فرمائے اور باقی سب جن کے نام بیان ہو چکے ہیں۔ عبد اللطیف صاحب ستکوہی ہیں اور بھی بہت سے ایسے خدمت کرنے والے دوست ہیں۔ ان سب کو نماز جنازہ میں یاد رکھیں۔

نوٹ: مکرم منیر احمد صاحب جاوید دفتر پی۔ ایس۔ لندن کا مندرجہ بالا خطبہ جمعہ ادارہ بدر قطعۃً اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

(ادارہ)

درخواستہائے دعا

- سونگڑا کے ایک غریب احمدی بھائی موذی مرض میں مبتلا ہیں ڈاکٹر نے مایوس کن رپورٹ دی ہے موصوف عیالدار ہیں مجلس اطفال الاحمدیہ کامل شفایابی کے لئے درد مندانہ دعا کی درخواست ہے۔ اعانت مبلغ ۵ روپے۔ (عبد المنعم صدر مجلس سونگڑہ)
- خاکسار کی اہلیہ کچھ عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہے اگلے ہفتہ ایک بڑا اپریشن ہونے والا ہے اپریشن کامیاب ہونے کیلئے احباب دعا کریں۔ اعانت مبلغ دس روپے ادا کئے ہیں۔ (محمد تاج الدین احمد کو کنور آندھرا)
- گزشتہ دنوں مکرم محمد اسماعیل صاحب منگل درویش کے چھوٹے بیٹے عزیزم ظاہر احمد کے دماغ پر بخار نے شدید اثر کر دیا تھا۔ عزیز گورداسپور کے ہسپتال امرتسر میں زیر علاج ہے اب طبیعت خدا کے فضل سے بہتر ہے مکمل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (لئیق الدین مبارک ناظم عمومی مشغولہ پرنس قادیان)

خطبہ جمعہ

جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے قلعہ میں محفوظ ہے جو قرآن کریم نے تقویٰ کا قلعہ قائم فرمایا ہے

اس کی ساری دیواریں سچائی پر مبنی ہونی چاہئیں اور ہمیں مسلسل سچائی کی اینٹوں پر بلند ہونا چاہئے

از سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۴ تبوک ۱۳۷۱ ہش مطابق ۴ ستمبر ۱۹۹۲ء بمقام مسجد فضل لندن

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور نے درج ذیل آیات کریمہ کی تلاوت فرمائی :-

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ؕ وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝ وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ؔؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ۝

(سورۃ الانعام آیات ۱۲۳ تا ۱۲۵)

بعد ازاں حضور انور نے فرمایا:

گزشتہ خطبہ میں میں نے مکر سے متعلق کچھ بیان کیا تھا اور واضح کیا تھا کہ مکر دو قسم کے ہیں۔ ایک مکر خیر ہے اور ایک مکر شر لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ابھی اس کا میں مزید وضاحت کی ضرورت ہے کیونکہ ایک پل صراط پر سے چل کر گزرنا ہے۔ ایک طرف شر کا مکر ہے، ایک طرف خیر کا مکر ہے۔ اگر پاؤں ڈولے تو خیر کے مکر بھی اگر بیچ شر کے مکر میں نہ گر جائیں۔ پل صراط کا محاورہ میں نے اس لئے استعمال کیا ہے کہ روزمرہ کی زندگی میں مکر کی ضرورت نہیں ہے اور

مومن کی عام زندگی مکر سے بالکل پاک رہتی ہے۔

صاف گو، صاف ستھرا، اپنے جسم کے لحاظ سے بھی، اپنے باطن کے لحاظ سے بھی اور ظاہر کے لحاظ سے بھی مومن کی زندگی ہر قسم کے مکر و فریب سے بالکل منزہ اور پاک اور ستھری اور الگ رہتی ہے۔ سوائے اس کے کہ مجبوراً ان شرائط کے تابع اُسے مکر اختیار کرنا پڑے جو شرائط قرآن ہی میں کھول کر بیان فرما دی گئی ہیں اور حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے بھی اُن پر روشنی ڈالی ہے۔ پس ان سب وضاحتوں کے باوجود جب انسان مکر کے بہانے تلاش کرتا ہے تو ایسا شخص یقیناً مکر شر کی جانب ٹھوکر کھا کر گرتا ہے مکر خیر کی جانب نہیں۔

جماعت [illegible] میں بھی بعض ایسے معاملات ہوتے رہتے ہیں جن میں بعض لوگ دھوکے سے کام لیتے ہیں، شرارت سے کام لیتے ہیں، کئی قسم کے مالی نقصانات پہنچا دیتے ہیں۔ مثلاً یورپ میں چونکہ احمدیوں کے لئے داخلے پر بہت زیادہ پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں اور تمام دنیا کی سفارتیں احمدی کا لفظ پاسپورٹ پر دیکھ کر ان کو ویزا جاری کرنے سے احتراز کرتی ہیں۔ اس لئے اس سے ایک نئی بزنس وجود میں آ گئی ہے اور وہ ایجنٹوں کی بزنس ہے جو پیسے لے کر ویزا لگواتے ہیں۔ بسا اوقات وہ ویزا لگانے کے لئے پیسہ خرچ کرتے ہیں اور ویزا صحیح لگاتے ہیں لیکن بعض اوقات ویزا ہی دھوکے کا بنایا ہوا ہوتا ہے اور وہ احمدی جو اُن کے دھوکے میں آتے ہیں بعض دفعہ بہت شدید نقصان اُٹھا جاتے ہیں۔ مثلاً ایسے بھی ہیں جو پکڑے گئے۔ جن پر یہ مقدمے جاری ہوئے کہ انہوں نے فتنہ و فساد کی رو سے جھوٹا ویزا عمداً لگوایا ہے۔ باہر کی دنیا میں بدنامیاں ہوئیں۔ حکومتوں کے سامنے ہمیں پوری تحقیق کے بعد وضاحت کرنی پڑی کہ اس میں ویزا لگوانے والے کا کوئی قصور نہیں تھا جس نے بنایا ہے اُس نے جھوٹا ویزا لگا کر دیا ہے۔ اس بیچارے نے تو اپنی جائیدادیں بیچ کر اس کو بہت رقم دی ہے لیکن ایک اور مشکل یہ ہے کہ ان کی لالچ کی باتوں میں، ان کے سبز باغ کے دھوکے میں آ کر بہت لوگ بغیر کسی قسم کی جھجک کے کچھ معاملہ کر بیٹھتے ہیں اور اس کے بعد پھر جو خط آنے شروع ہو جاتے ہیں کہ ہماری رقم فلاں کھا گیا اور فلاں کھا گیا۔ اس سے پیسے دلوائے جائیں تو مومن کا کام ہے کہ اگر وہ مکر نہیں کرتا تو مکر سے بچے تو سہی مومن کا یہ کام نہیں ہے کہ دھوکے اور فریب کے جال میں جگہ جگہ قدم رکھے اور جب وضاحت سے تنبیہ کر دی جائے تو اس کے بعد ایسی جگہ قدم رکھنا بہت ہی نقصان دہ ہوتا ہے۔

میں نے دو باتوں میں دیکھا ہے کہ لوگ کمزوری دکھا جاتے ہیں، جیسے وہاں پھنسا تے ہیں جہاں بعض دفعہ لالچ ہوتی ہے کہ اس کی عام مارکیٹ میں جو قیمت ہے اس سے بڑھ کر ملے گا۔ اور جب یہ حرص سر پر سوار ہو تو پھر عقل سر کو چھوڑ دیتی ہے اور یہ حرص ہی سوار ہو کر رہ جاتی ہے اور بسا اوقات نقصان کے سودے اسی شوق میں ہو جاتے ہیں۔ پھر مشورہ بھی نہیں کیا جاتا۔ وہ سمجھتے ہیں اتنا اچھا موقعہ ہاتھ آ گیا ہے کہ دس روپے کے بیس بن جائیں گے تو کیوں نہ فوراً فائدہ اٹھایا جائے۔ خود بھی ڈوبتے ہیں اور بعض دفعہ اپنے عزیزوں رشتہ داروں کو بھی لے ڈوبتے ہیں تو

جہاں حرص پیدا ہو جائے وہاں پھر عقل انسان کا دامن چھوڑ دیتی ہے

اس لئے مشورے کی زیادہ ضرورت ہے۔ بعض عقل والے ایسے ہیں جنہوں نے حرص کے باوجود مجھ سے مشورہ کیا اور ان کو میں نے فوراً بلا تردد لکھا کہ عام طور پر یہ سودا دنیا میں ممکن ہی نہیں ہے۔ اس میں ضرور دھوکے کی کوئی ٹٹی ہے۔ آپ اس سے دامن بچائیں۔ ہرگز اس میں نہیں پڑنا اور خدا کے فضل سے ایک بھی ایسا مشورہ نہیں ہے جس کے نتیجہ میں اس شخص کو فائدہ نہ پہنچا ہو ورنہ بعد میں پھر چٹھیاں آتی ہیں کہ واقعۃً وہ روپیہ جس میں نے بھی لگایا سب کا ڈوب گیا۔

دوسری حرص باہر نکلنے کی اور دوسرے منافع حاصل کرنے کی ہے۔ اس میں باہر جانے کی تمنا بھی پیدا ہوتی ہے اور بعض دفعہ لوگ ایک تنگ ماحول سے اتنے تنگ آئے ہوتے ہیں۔ ہر وقت کی بکواس، ہر قدم پر گالیاں، مقدمے اور جگہ جگہ کئی قسم کی الزام تراشیاں، باہر قدم اٹھاؤ تو ہر وقت طعن و تشنیع جس سے لوگ بہت تھک جاتے اور بیزار ہو جاتے ہیں۔ جب ایمبیسیز اُن کے پاسپورٹ پر ویزے نہیں

لگاتیں تو پھر بیچارے مجبور ہو کر دوسرے رستے ڈھونڈتے ہیں لیکن اس میں غلطی یہ کرتے ہیں کہ جس ایجنٹ کے ذریعے ان کو ویزا لگوانے کی توقع ہوتی ہے اُسے پہلے پیسے پکڑا دیتے ہیں اور خطرہ یہ محسوس کرتے ہیں کہ اگر ہم نے نہ دیئے تو یہ ایجنٹ ہمیں چھوڑ دے گا۔ اور یہ ذرا سی بات بھی نہیں سوچتے کہ ایجنٹ نے اپنی تجارت کرنی ہے وہ کیوں چھوڑے گا۔ اگر اُس کے روپے جو آپ نے دینے ہیں ملنے یقینی ہوں وہ اُس کے یقینی ہو جائیں تو ناممکن ہے کہ وہ چھوڑے جو پہلے طلب کر رہا ہے ضرور اس میں دھوکہ ہے۔ اس لئے کسی احمدی کے لئے سوال ہی پیدا نہیں ہونا چاہیئے کہ حالات کی کسی مجبوری کی وجہ سے وہ باہر نکلنا چاہے تو کسی ایجنٹ کو پہلے رقم دے۔ اس کی بجائے یہ طریق چاہیئے کہ کسی ایسے ثالث کو جس پر فریقین کا اعتماد ہو اور جماعت میں ایسے بہت سے معتمد مل سکتے ہیں ان کو بیچ میں ڈالا جائے۔ ان کے پاس روپیہ رکھوایا جائے اور یہ شرطیں طے ہونی چاہئیں کہ ویزا سچا نکلا اور میں منزل مقصود پر پہنچ گیا تو یہ روپے تمہیں مل جائیں گے اگر نہیں تو چھٹی کرو جس کو جا ہو پکڑو اور یہ آواز چونکہ سارے احمدیوں تک پہنچے گی۔ پاکستان میں بھی اس وقت دوست سن رہے ہیں اور جگہ جگہ مجالس لگی ہوئی ہیں۔ بعض دفعہ تصور کی آنکھ سے ان کو دیکھتا ہوں وہ اپنی ظاہری آنکھ سے میری جسمانی تصویر دیکھ رہے ہیں اور میں اپنی تصور کی آنکھ سے ان کا سراپا دیکھ رہا ہوں تو مجھے خیال آیا کہ میں ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر سمجھاؤں کہ دھوکے نہ کھائیں جماعت کا روپیہ بہت قیمتی ہے۔ حق حلال کی کمائی ہے بیچے لوگوں کی کمائی جا بجا بیکار خرچ ہونے والی ہے۔ کیوں خواہ مخواہ اتنا نقصان اٹھاتے ہیں تو مکر سے کام نہ لینا جتنا ضروری ہے اتنا مؤمن کے لئے مکر سے بچنا بھی ضروری ہے۔ ورنہ خیر الماکرین کا مضمون نہ ہوتا، جہاں جہاں مکر کا مضمون بیان ہوا ہے وہیں خدا تعالیٰ نے مکر کے توڑ کا مضمون بیان فرمایا ہے تو خیر الماکرین کا مطلب ہے اس کو دھوکہ دے کر نقصان نہ پہنچاؤ لیکن اس کے دھوکے سے ضرور بچنے کی کوشش کرو اور نتیجہ یہ نکلے کہ بالآخر تم کامیاب ہو کیونکہ مکر خیر کے متعلق قرآن کریم نے ہر جگہ یہی دعویٰ فرمایا کہ وہ مکر ہی کامیاب ہوتا ہے اور دھوکے باز کا دھوکہ اسی پر اُلٹتا ہے۔ یہ ایک معمولی سی مثال ہے لیکن ہماری دنیا تو دھوکوں کی دنیا ہے لوگ جگہ جگہ دھوکے کی ٹٹیاں لگائے بیٹھے ہیں مال میں، سیاست میں، دنیا کے ہر لین دین اور کاروبار میں دھوکہ ہی دھوکہ چل رہا ہے تو احمدی کے لئے بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔

ایک احمدی جب دھوکے میں پڑتا ہے تو اُس کو جتنی پہنچتی ہے مجھے بھی بہت تکلیف پہنچتی ہے۔ آپ مجھے بیٹھے بٹھائے خواہ مخواہ کیوں مصیبت میں مبتلا کرتے ہیں۔ کسی کا روپیہ دلواؤں یا نہ دلواؤں لیکن اس کا دکھ تو بہر حال مجھے لگ جاتا ہے۔ اس لئے آئندہ احتیاط کریں اور خواہ مخواہ میرے لئے پریشانی کا سامان نہ کیا کریں۔

میں دوسری یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے جب اَلْحَرْبُ خُدْعَۃٌ فرمایا تو اس کے نتیجہ میں بہت سے لوگ اور خصوصاً مسلمان علماء یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں فریب کاری کی چھٹی مل گئی ہے۔ فریب کیا ہے، کس کیفیت کا نام ہے اور اس میں خدعہ کیسے کیا جاتا ہے؟ اس کی کچھ وضاحت میں ایک مثال سے کرنی چاہتا ہوں اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس آپ کے سامنے پڑھ کر سناؤں گا جس میں آپ نے اس بارہ میں تجزیہ پیش فرمایا ہے۔

جانور کی دنیا، جیسا کہ میں نے ایک دفعہ پہلے بھی بیان کیا تھا کہ جھوٹ سے بالکل پاک ہے۔ یہ بات بھی وہاں سے شروع ہوتی ہے جہاں سے انسان کو انسان بنایا گیا اور انسان کو اختیار دیا گیا۔ یہ جھوٹ بولنا اختیار دنیا کا کام ہے۔ جن کو خدا نے اختیار نہیں دیا اُن کو جھوٹ کا اختیار ہی نہیں دیا۔ صرف سچ کا اختیار ہے۔ اس لئے جانور کی دنیا میں آپ کو کہیں کوئی جھوٹ نہیں دکھائی دے گا لیکن خدعہ دکھائی دے گا اور وہاں دکھائی دیگا جہاں الحرب کا مضمون جاری ہوتا ہے۔ چنانچہ سمندر کے جانوروں کو دیکھیں کیکڑے ہیں، اور کئی قسم کے جانور ہیں جو باقاعدہ اپنا بھیس بدل کر اپنے دفاع کا انتظام کرتے ہیں کیونکہ وہ دنیا خطرات کی دنیا ہے۔ حیوانات کی دنیا میں یہ اجازت ہے کہ تم اپنا پیٹ بھرو اور اپنی بقا کا انتظام کرو۔ تمہیں اس کی اجازت ہے جس طرح چاہو کرو اور دوسرے سے بچنے کے لئے بھی جو چاہو کرو۔ دونوں کو اللہ تعالیٰ نے خدعہ کے طریق سکھائے ہیں۔ اور کیموفلاج (CAMOUFLAGE) کے متعلق سائنٹسٹس (SCIENTISTS) نے جو تحقیق کی ہے اُس سے پتہ چلتا ہے کہ آج تک انسان کو کیموفلاج کی اتنی ترکیبیں نہیں آئیں جتنی جانوروں کی دنیا میں خدا تعالیٰ کے فضل سے مشہور ہیں یعنی ہر انسانی مطالعہ سے معلوم کرتا ہے کہ یہ قسم بھی وہاں موجود ہے اور وہ قسم بھی موجود ہے۔ اپنے آپ کو بچانے اور ایسی صورت میں دشمن پر حملہ کرنے کے اتنے غیر معمولی طریق موجود ہیں کہ دشمن کو پتہ نہ لگے۔ ایک دفعہ میں نے اندازہ لگایا تو میں نے سوچا کہ انسانی عقل نے جتنے بھی طریق ایجاد کئے ہیں یا کر سکتی ہے ان میں سے ہر ایک کی مثال حیوانی دنیا میں موجود ہے اور نہایت اعلیٰ طریق پر موجود ہیں۔ سمندر میں مختلف جگہوں پر خاص قسم کا ماحول رنگ بدلتا رہتا ہے۔ بعض جگہ تاریکی ہے۔ بعض جگہ روشنی، کہیں پس منظر میں رنگدار چٹانیں ہیں کہیں سبزہ ہے بعض ایسے جانور ہیں جو اُس ماحول کے مطابق اپنے رنگ بدل لیتے ہیں اور اگر رنگ نہ بدلے جائیں تو پھول لگا کر (سمندر میں بھی پھول ہوتے ہیں) اور سمندر کی اور قسم کی رنگدار چیزیں لگا کر اپنے آپ کو بالکل ماحول کی طرح بنا لیتے ہیں۔ چنانچہ ان جانوروں کی تصویریں آپ دیکھیں جو سمندر کے نیچے لی گئی ہیں، تو عقل دنگ رہ جاتی ہے کہ چھوٹا سا دماغ، چھوٹی سی عقل لیکن ان کو یہ پتہ ہے کہ جس ماحول میں ہم جاتے ہیں اس رنگ کی چیزیں ہم نے اپنے اوپر اوڑھنی ہیں اور سجانی ہیں یہاں تک کہ وہ اس سمندر کے پھولوں کا ایک گلدستہ سا معلوم ہونے لگتے ہیں اور پہچانے نہیں جاتے۔ مکڑی جو جالا بن کر طاق میں رہتی ہے وہ بھی خدعہ ہے۔ جھوٹ نہیں ہے خدعہ ہے کیونکہ جہاں انسانی زندگی کی بقا کا سوال ہے اور جہاں قانون دونوں کو اجازت دیتا ہو کہ جو چاہو کرو وہاں حکمت سے کام لے کر اپنے دشمن پر قابو پانا یا دشمن کے داؤ سے بچنا یہ جھوٹ نہیں ہے، اس کو خدعہ کہا جاتا ہے لیکن امن کے ماحول میں اس کی کوئی مثال نہیں۔ جہاں امن کا ماحول ہو وہاں اگر خدعہ اختیار کیا جائے تو جھوٹ بن جائیگا۔ اس لئے حرب کے ماحول کو سمجھ کر اس کی حدود کے اندر خدعہ سے کام لیں اور جہاں دشمن آپ کے خلاف مکر میں پہل کرتا ہے وہاں جوابی مکر اختیار کرنا ہے مگر اسی حد تک جس حد تک قرآن اجازت دیتا ہے اور سنت سے ثابت ہو اُس سے آگے نہیں۔ یہ وہ پاکیزہ زندگی ہے جس کو ہمیں جماعت احمدیہ میں رائج اور نافذ کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے طفیل ان پاکیزہ رسموں کو غیروں میں بھی رائج کرنا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مکر "ان باریک تدبیروں اور لطیف حرکات کو کہتے ہیں کہ وہ ایسے مخفی اور مستور ہوں کہ جس شخص کے لئے وہ تدابیر عمل میں لائی گئی ہیں وہ ان تدبیروں کو شناخت نہ کر سکے" ۔۔۔۔ (حیوانات کی دنیا میں سو فیصدی یہی مکر جاری ہے) پس مکر دو قسم کے ہوتے ہیں۔ اول وہ کہ جن کے عملدرآمد سے ارادہ خیر اور بہتری کا کیا گیا ہے اور کسی کو نقصان پہنچانا منظور نہیں ہے جیسا کہ ماں اپنے بچے کو اس مکر سے دوا پلا دیتی ہے کہ وہ ایک شربت شیریں ہے اور میں نے بھی پیا ہے بہت میٹھا ہے۔" (چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۱۹۹-۲۰۰)

اب دیکھیں اس میں احمدی ماؤں کے لئے کتنے سبق ہیں۔ ایک چھوٹے سے فقرے میں کتنی پیاری بات بیان کر دی گئی ہے بعض مائیں جھوٹ بول کر بچے کو غیر کی کوئی چیز دینے پر مجبور کر دیتی ہیں لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی اجازت نہیں دی۔ فرمایا: شربت میں دوا پلا دو اور ماں خود پی کر بتا دے کہ دیکھو میں بھی پی رہی ہوں تو اس کا نام جھوٹ نہیں ہے۔ اس کا نام مکر خیر ہے نیت بھی خیر کی ہے طریق کار بھی خیر اور وہ پہلو جو کسی کو غافل کر کے اُس کے فائدے کی ایک چیز دینے کا پہلو ہے اس میں جھوٹ نہیں ہے۔ اس حد تک مکر امن میں بھی جائز ہے اور مومن کی عملی زندگی میں بعض ایسے مقامات

آ سکتے ہیں جہاں امن کی حالت میں بھی ایک چھوٹی سی جنگ کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اس مکر کا بھی دراصل اُس معمولی سی جنگ کی کیفیت سے تعلق ہے۔ بچے اور ماں کے درمیان جب اختلاف پیدا ہو جائے تو ایک چھوٹی سی جنگ کی سی شکل پیدا ہو جاتی ہے۔ اس وقت مکر کرتا ہے مگر مکر خیر کرتا ہے پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"اس مکر سے بچے کے دل میں ایک خواہش پیدا ہو جاتی ہے اور وہ دوا کو پی لیتا ہے" ہم نے بھی بارہا اس کو استعمال کیا ہے اور اللہ کے فضل سے بڑا فائدہ پہنچتا ہے۔ جو بچے ضد کر کے بیٹھے ہیں ان کو مارنے کی بجائے، زبردستی کرنے کی بجائے اس رنگ میں دوا دے دی جاتی ہے کہ وہ اسے قبول کر لیتے ہیں۔ پھر فرماتے ہیں:

"پولیس کے بعض لوگوں کو یہ خدمت سپرد ہے کہ وہ پولیس کی وردی نہیں رکھتے اور عام لوگوں کی طرح سفید پوش رہتے ہیں اور پردے میں بدمعاش کو تاڑتے رہتے ہیں۔"

پس یہ بھی ایک قسم کا مکر ہے مگر نیک مکر۔ لوگوں کے شر سے معصوم لوگوں کو بچانا یہ نیکی کا کام ہے۔ پس پولیس اگر اپنے پولیس کے لباس کے بغیر سادہ عام لباس میں نگرانی کرتی ہے تو اس کا نام نہ جھوٹ ہے نہ مکر شر ہے بلکہ مکر خیر ہے۔ مگر یہی چیز جب کوئی چور اختیار کرتا ہے اور پولیس کا لباس پہن کر حملے کرتا ہے تو یہ مکر شر بن جاتا ہے۔ لباس بدلنے کا نام نہ شر ہے نہ خیر وہ نیت یا مقصد اس کو شر یا خیر بناتے ہیں جن کی وجہ سے لباس تبدیل کرنے کی کارروائی کی جاتی ہے۔ پس یہ بھی ایک قسم کا مکر ہے مگر نیک مکر۔ "ایسا ہی طالب علم یا وکلاء یا ڈاکٹروں کا امتحان لینے والے یا کسی اور شعبے میں جو ممتحن ہوتے ہیں وہ بھی نیک نیتی سے سوال بنانے کے وقت ایک حد تک مکر کرتے ہیں۔" (ایضاً)

یہ ہمارا روزمرہ کا تجربہ ہے۔ ممتحن بعض دفعہ بڑی چالاکی سے اس رنگ میں سوال بناتے کی کوشش کرتے ہیں کہ جو پوری طرح ہوشیار طالب علم نہ ہو وہ ٹھوکر کھا جائے اور اس کے پوری طرح ہوشیار ہونے کا امتحان اس لئے لیا جاتا ہے کہ اسے مضمون پر عبور حاصل ہو گیا ہے کہ نہیں اور یہ مکر خیر ہے۔ پس اسی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ وہ مکر جو خدا کی شان کے مناسب حال ہے وہ اسی قسم کے ہیں جن کے ذریعہ سے وہ نیکوں کو آزماتا ہے اور بدوں کو جو اپنی شرارت سے باز نہیں چھوڑتے سزا دیتا ہے اور اس کے قانون قدرت پر نظر ڈال کر ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ ایسی مخفی رحمتیں یا مخفی غضب اس کے قانون قدرت میں پائے جاتے ہیں۔ بعض اوقات ایک مکار شریر آدمی جو اپنے بد مکروں سے باز نہیں آتا بعض اسباب کے پیدا ہونے سے خوش ہوتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ ان اسباب کے ذریعہ سے جو اس کو میسر آ گئے ہیں ایک مظلوم کو انتہا درجہ کے ظلم کے ساتھ پیس ڈالوں گا مگر انہیں اسباب سے خدا اس کو ہلاک کر دیتا ہے اور یہ خدا کا مکر ہوتا ہے جو شریر آدمی کو ان کاموں کے بد نتیجہ سے بے خبر رکھتا ہے اور اس کے دل میں یہ خیال پیدا کر دیتا ہے کہ اس مکر میں اس کی کامیابی ہے۔" (ایضاً)

پس یہ بھی مکر کی ایک قسم ہے لیکن میں اب ایک ایسے مکر کا ذکر کرتا ہوں جس کا ان آیات کریمہ میں ذکر ملتا ہے جن کی میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہے۔

مذہبی مکر وہ ہے جو دین کے خلاف استعمال کیا جائے

اور جس کے نتیجہ میں انسان خود بھی کجی پر قائم رہتا ہے اور دوسرے بنی نوع انسان کو بھی دھوکہ دے کر سچائی سے باز رکھنے کی کوشش کرے۔ چنانچہ مکر جب ترقی کرتا ہے تو جیسا کہ میں نے شروع سے مضمون کو اس طرح اٹھایا ہے کہ ایک انسان اپنی ذات میں مکر کرتا ہے، اپنے ماحول میں مکر کرتا ہے۔ پھر قومی مکر ہوتے ہیں جس میں سیاسی مکر کی مثال دی تھی۔ اقتصادی مکر ہوتے ہیں اور بھی ہر قسم کے تمدنی مکر ہیں مگر سب سے زیادہ بھیانک مکر جو قومی مکر کی صورت میں انسان پر بلا بن کر ٹوٹتے ہیں وہ سیاسی مکر ہیں اور ساری دنیا میں بدامنی کے ذمہ دار اکثر صورتوں میں سیاسی مکر ہیں لیکن اس سے بہت بڑھ کر خطرناک مکر وہ ہے جو مذہبی مکر ہے جس کے ذریعہ انسان کو ہدایت سے باز رکھا جاتا ہے اور قرآن کریم نے اسی مکر کا ذکر ان آیات میں فرمایا ہے جو میں نے آپ کے سامنے پڑھ کر سنائی ہیں۔ فرمایا: اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ۔ اور کیا وہ شخص جو مردہ ہو پھر ہم نے اسے زندہ کیا ہو اور اس کے لئے ایک ایسی روشنی مقدر کی ہو جس کے ذریعہ سے وہ لوگوں میں چلتا پھرتا ہے اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جس کا حال یہ ہے کہ وہ اندھیروں میں پڑا ہوا ہے اور ان سے کسی وقت بھی نہیں نکلتا۔ اسی طرح کافروں کے لئے ان کے اعمال خوبصورت کر کے دکھائے گئے ہیں۔

اب یہ کیا باتیں ہو رہی ہیں۔ کون مردہ تھا جسے زندہ کیا گیا۔ کون وہ ہے جو اندھیروں میں بھٹکتا پھرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہاں کسی کا نام نہیں لیتا اس کو مزید واضح کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا۔ اسی طرح ہم نے تمام بڑی بڑی بستیوں اور قوموں میں ایسے بڑے لوگ پیدا کئے جو جرم میں بھی بڑے تھے۔ جو اپنے جرائم کے ذریعہ سے بڑی بڑی حیثیتیں اختیار کر گئے وہ بھی اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا ہیں یا وہ لوگ جو بڑے لوگ تھے اور عواقب سے بے خوف ہو کر انہوں نے بڑے بڑے جرم کئے وہ بھی اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا۔ اَکٰبِرَ مُجْرِمِیْھَا کہلائیں گے پس ایسی سوسائٹی جو بد ہو چکی ہو اس کے بڑے لوگ بدترین ہوتے ہیں اور مذہب میں جب مذہب بگڑ جائیں تو ان کے بڑے لوگ یعنی علماء بدترین ہوتے ہیں چنانچہ اس آیت کے مضمون کو وہ حدیث واضح فرماتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے ہمیں اطلاع دی کہ جب زمانہ بگڑ جائے گا اور لوگ اسلام سے اعراض کر دیں گے تو فرمایا عُلَمَاءُهُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَاءِ ان کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔

پس مضمون وہی ہے جس حالت پر بھی اطلاق پائے گا جب شر پھیل جائے تو اس سوسائٹی کے بڑے لوگ اپنے دنیوی کاموں میں سب سے زیادہ شریر ہوتے ہیں۔ اگر سیاست میں شر ہے تو وہ سیاسی راہنما سب سے زیادہ شریر ہیں جن کی وجہ سے شر پھیلتا یا افزائش پاتا ہے۔ فرمایا: وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا اور وہ پھر مکر کرتے ہیں۔ یہ عجیب بات ہے کہ جہاں بھی سوسائٹی بدتر ہو جائے وہاں بڑے لوگ ضرور مکر سے کام لیتے ہیں۔ یہ سیاست میں یہ قرآن کریم کا ایک ایسا مکر ہے جس پر میں نے غور کر کے چاروں طرف نظر دوڑا کر دیکھا تو یہ حیرت انگیز راز مجھے سمجھ آگیا جو آج کی سوسائٹی پر اطلاق پاتا ہے اور بڑے لوگوں کے کردار کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے لیکن وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ۔ یہ جو بھی مکر کرتے ہیں یہ ان پر الٹایا جائیگا۔ بالآخر اس کے نقصانات ان کو ضرور پہنچیں گے پس یہ دنیا جو بعض دفعہ بڑی بڑی ہولناک جنگوں میں دھکیل دی جاتی ہے یہ اسی آیت کی سچائی کی دلیل ہوتی ہیں۔ ایسی جنگیں یہ بتاتی ہیں کہ وہ سیاستدان جنہوں نے چالاکیوں سے خوب کام لیا، مکر و فریب کو خوب استعمال کر کے اپنی قوم کی بڑائی کی خاطر یا دوسری قوم کو نیچا دکھانے کیلئے ہر قسم کے دھوکے دیئے بالآخران جنگوں میں مبتلا ہو کر خود بھی ہلاک ہوئے اور اپنی قوموں کو بھی حد سے زیادہ عذاب میں مبتلا کر دیا تو یہ جو مضمون ہے یہ مذہبی دنیا میں بھی بالآخر اسی طرح انجام پذیر ہوتی ہے۔ جو مذہب میں دھوکہ دینے والے ہیں وہ ضرور پکڑے جاتے ہیں۔ دنیا والے دنیا میں جو مکر کرتے ہیں وہ جب پکڑے جاتے ہیں تو اپنے ہی مکروں کے جال میں پھنستے ہیں اور مذہب میں جو دھوکہ دیتے ہیں ان کا براہ راست خدا سے مقابلہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر بہت جلد پکڑ لیتی ہے۔ اس لئے ان کا حال سیاسی مکر کرنے والے سے زیادہ بدتر ہوتا ہے۔ اس کے متعلق فرماتا ہے کہ وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ۔ جب بھی کوئی دعویدار آتا ہے اور ان کے سامنے کوئی نشان ظاہر ہوتے ہیں تو بڑی طعن کے ساتھ اور تکبر کے ساتھ کہتے ہیں کہ ہم ہرگز ایمان نہیں لائیں گے جب تک ویسے نشان ہمیں نہ دکھائے جائیں جیسے اللہ کے رسولوں کو دکھائے جاتے تھے اور یہ معاملہ خدا کے ہر رسول سے کیا جاتا ہے۔ یہ وہی بات ہے جو آپ کے کانوں میں ہر طرف سے پڑتی ہے کہ ہم مرزا صاحب کو نہیں مانیں گے جب تک وہ نشان نہ دکھائیں جو خدا کے پہلے رسول دکھاتے تھے، یہ کوئی نئی آواز نہیں ہے قرآن فرماتا ہے کہ ہر دعویدار کو یہی کہا گیا کہ تو کہاں سے رسول آ گیا۔ ہمیں رسولوں والے نشان دکھا اور یہ بدنصیب ہمیشہ رسولوں والے نشانوں کو پہچاننے سے محروم رہ جاتے ہیں۔ فرمایا: اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ۔ کیسی نکتے کی اور گہری نفسیاتی حقیقت بیان فرمائی گئی ہے۔ فرمایا: اصل بات یہ ہے کہ تم پسند نہیں کرتے کہ جس شخص کو مقرر کیا گیا ہے اسے مقرر کیا جائے یہ ہے ساری بات۔ ایک شخص سے تنافر ہے۔ ایک اختلاف ہے جو تمہارے اور اس شخص کے مزاج اور اس کی شخصیت کا اختلاف ہے تو یہ بات تو اس طرح نہیں چلے گی۔ اللہ تعالیٰ فیصلہ کرے گا تم نے اپنی پسند کے مطابق جو لیڈر چنے ہوئے ہیں وہ تو ہمیشہ بدترین ہوتے ہیں جیسا کہ پہلے ذکر گزر گیا۔ مذہب میں بھی بدترین اور سیاست میں بھی بدترین اور تمدن میں بھی بدترین اور اقتصادیات میں بدترین اور اب خدا کو کہتے ہو کہ وہ تمہارے مشورے کا پابند ہو کر ہے اور تمہارے مزاج کے مطابق پسند ہو یہ نہیں ہوگا۔ سمجھنے کی بات ہے کہ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ اللہ جانتا ہے۔ یہ فیصلہ خدا کریگا کہ کس شخص کو اپنا نمائندہ بنا کر بھیجنا ہے اور کس کو نہیں بھیجنا۔ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ۔ یقیناً وہ لوگ جو جرم کرتے ہیں ان کو صغار پہنچے گی یعنی وہ اللہ کے نزدیک چھوٹے ہو جائیں گے، ذلیل کر کے رکھ دیئے جائیں گے اور جب بھی اللہ کے نزدیک چھوٹا بنا دیا جائے وہ مردہ دنیا کی نظر میں اس کو چھوٹا بنا کر دکھاتی ہے اور آخرت میں اس سے جو سلوک ہوگا وہ تو ظاہر ہے فرمایا: وَعَذَابٌ شَدِيْدٌ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ اور ایک بڑا شدید عذاب تو ہے اس سبب سے کہ وہ مکر سے کام لیتے رہے۔ حضرت مسیح موعود نے اس عبارت کے آخر میں جو پیش آپ کے سامنے (باقی صفحہ ... پر)

پڑھ کر سنائی ہے یہ بیان فرمایا ہے کہ ایسا شخص جو دین میں مکر سے کام لیتا ہے اس کا حال یہ ہے کہ وہ خیال کرتا ہے کہ ان اسباب کے ذریعہ جو میسّر آگئے ہیں ایک مظلوم کو انتہا درجہ کے ظلم کے ساتھ پیس ڈالوں گا۔ یہ مکر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم کے خلاف سب سے زیادہ استعمال کئے گئے۔ ہر قسم کے مشورے ہوئے۔ کاروائیاں ہوئیں اور دعویٰ یہ تھا کہ ہم اس جھوٹ کو اور فریب کو پنپنے نہیں دیں گے اور عمل یہ تھا کہ سچائی کے خلاف ہر قسم کے جھوٹ اور فریب سے خود کام لے رہے تھے۔ بعینہٖ یہی شکل آج احمدیت کو درپیش ہے۔ اسی صورتحال کا سامنا ہے۔ ہمارے سامنے جتنے دشمن ہیں وہ مکر سے کام لیتے ہیں مگر جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ وہ مکر شر یہ اس کام کے نتیجہ سے بے خبر رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کے اصل نتیجہ سے بے خبر رکھتا ہے۔ اس کی ایک بڑی کھلی مثال یہ ہے کہ جب ضیاء الحق صاحب نے جماعت کے خلاف وہ بدنام زمانہ آرڈیننس جاری کیا جس کے نتیجہ میں جماعت کو بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تو ایک بہت بڑی سازش اس سے پہلے تیار ہو چکی تھی۔ اس کے بعد اس کا ایک حصّہ ظاہر کیا گیا اور وہ یہ تھی کہ جماعت احمدیہ سے خلافت کا نظام ختم کیا جائے اور کوئی بہانہ رکھ کر خلیفۂ وقت کو قید کیا جائے، پھر اس کو قتل کیا جائے یا پھانسی چڑھایا جائے اور دنیا میں بدنام کیا جائے کہ ایک مجرم کے طور پہ ہم اس کو پھانسی دے رہے ہیں اور اس کا انتقام نظام خلافت سے لیا جائے کہ یہ نظام اتنا خطرناک ہے کہ یہ تو لوگوں کے قتل و غارت کے لئے وقف ہو چکا ہے اور خلافت اور دنیا میں شر پھیلانا ایک ہی چیز کے دو نام بن گئے ہیں۔ اس لئے ہم خلافت احمدیہ کو اپنے ملک میں نہیں چلنے دیں گے۔ یہ انسٹیٹیوشن (INSTITUTION) ختم کی جاتی ہے یعنی جو نظام خدا جاری کرتا ہے، جو ۱۴۰۰ سالہ انتظار کے بعد خدا تعالیٰ نے جاری فرمایا ان بدبختوں نے اپنے مکر سے اسے مٹا دینا چاہا۔

یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ۔

(سورۃ الصّف آیت ۹)

یہ لوگ چاہتے ہیں کہ خدا کے نور کو اپنے مکر کی پھونکوں سے بجھا دیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ اللہ نے جو نور جاری فرمایا اُس کو اختتام تک درجۂ کمال تک زندہ رکھے گا اور اس کی حفاظت فرمائے گا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے ان کے مقابل پر جو مکر خیر کئے ہیں ان کو دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ ساری تفصیل تو غالباً پہلے بھی آپ کے سامنے بیان کی جا چکی ہے۔ مختصراً یہ بتا دیتا ہوں کہ

۱۹۸۴ء میں جو منصوبہ منظرِ عام پہ آیا ہے

اس کی تیاری بہت پہلے سے ہو چکی تھی۔ ۱۹۸۳ء کے شروع ہی میں حکومت کی طرف سے باقاعدہ ایک حکم جاری ہو چکا تھا کہ جماعت احمدیہ کا سربراہ اس ملک کو ملک کی کسی سرحد سے کسی ذریعہ سے بھی چھوڑ کر باہر نہیں جا سکتا اور اب تک کہ شواہد یہ ہیں کہ یہ حکم ضیاء الحق صاحب نے خود لکھوایا تھا اور اسی میں اللہ تعالیٰ نے جماعت کے حق میں ان سے مکرِ خیر کروایا جو ان پہ مکرِ شر بن کر پڑا۔ ان کو چونکہ مرزا ناصر احمد کہنے کی عادت تھی اور اپنے اقتدار کا زیادہ حصہ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خلافت ہی میں گزارا ہے تو ان کے منہ سے مرزا ناصر احمد کے لفظ نکل گئے کہ

Mirza Nasir Ahmad, Head of the Ahmadiyya Community can not leave the country......

یا جو بھی آگے تفصیل تھی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ وہ جو حکم تھا وہ اسی طرح جاری رہا اگر وہ حکم کسی چھوٹے افسر نے بنایا ہوتا تو اس کی تو انہوں نے کہاں ادھیڑ دینی تھی

کیونکہ جس پاسپورٹ آفیسر کی طرف سے مجھے پاسپورٹ جاری ہوئے تھے سارے ملک کی مختلف ایجنسیاں اُس کے پیچھے پڑ گئی تھیں لیکن چونکہ اُس نے کوئی خلاف قانون بات نہیں کی تھی۔ اس نے وہ آرڈر ان کو دکھایا اور بار بار دکھانا پڑا کہ دیکھو تو اس میں مرزا ناصر احمد کو پاسپورٹ دینا منع ہے، مرزا طاہر احمد کو دینا تو منع نہیں ہے مگر غلطی اُن سے کروائی گئی۔ یہ غلطی خدا تعالیٰ کے اس مکرِ خیر کے جاری ہونے کا ایک ذریعہ بنی ہے جو سارے عالم میں ظاہر ہوا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان لوگوں نے احمدیت کو مٹانے کا جو شر کیا تھا اس مکر کو خدا نے اس شان سے ان پر اُلٹایا ہے کہ وہی کاروائی ساری دنیا میں احمدیت کی نشوونما اور حیرت انگیز ترقی کا موجب بنی ہے۔ میں بسا اوقات سوچتا ہوں کہ جب میں آیا تھا تو کتنی تکلیف میں آیا تھا اور اپنے پیاروں کی یاد آج بھی تکلیف دہ ہے لیکن آج جو میں نے یہاں آکر غور کیا ہے کہ جماعت کی جو ترقیات یہاں آنے سے وابستہ تھیں اب اگر میں واپس لوٹایا جاؤں اور مجھے پتہ ہو کہ یہ یہ تکلیفیں ہوں گی اور یہ یہ قربانیاں ہوں گی تو میں بلا تردد ان تکلیفوں کو قبول کر لوں گا اور پھر ہجرت پہ آمادہ ہو جاؤں گا کیونکہ جو منافع خدا نے اس ہجرت کے ساتھ وابستہ فرما دیئے اس کا تصور بھی وہاں بیٹھے نہیں ہو سکتا تھا اتنے وسیع رابطے، خدا تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں اس قدر احمدیت کی شان، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام دنیا کے کونے کونے تک پہنچنا، آپ کی نمائندگی میں آپ کے اس غلام کی آواز کا دنیا کے کناروں تک پہنچ جانا، یہ سارے مولویوں کے مکرِ شر کے قصے ہیں جن کو خدا نے مکرِ خیر سے مغلوب کر دیا اور اس کے شر کے ہر پہلو کو خیر میں تبدیل فرما دیا۔

یہ وہ مضمون ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان فرما رہے ہیں کہ یہ پاگل سمجھتے ہیں کہ اپنے مکر سے ایک مظلوم کو پیس ڈالیں گے اس کا کچھ باقی نہیں رہنے دیں گے مگر خدا کی تقدیر اس کی پشت پہ کھڑی ہوتی ہے اور وہ اُن کو ان نتائج سے غافل رکھتی ہے جو اُن کی تدبیروں کے نتیجہ میں ظاہر ہونے ہیں۔ کسی کو پتہ نہیں تھا کہ ان تدبیروں کا کیا نتیجہ نکلے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے وہ نتیجہ نکال کر دکھا دیا۔ پس مکرِ شر اور مکرِ خیر کے مضمون کو خوب اچھی طرح سمجھیں اور اس معاملہ میں دھوکہ نہ کھائیں۔

احمدیت کے مخالف علماء جو یہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ہمیں لڑائی میں مکر کی اجازت دی ہے اس لئے ہم جو چاہیں کریں۔ احمدیت کو نیچا دکھانا ہے کیونکہ یہ باطل ہے اور باطل کے خلاف ہر قسم کا مکر جائز ہے، یہ اتنا جھوٹا دعویٰ ہے اور اتنا بے بنیاد دعویٰ ہے کہ اس کی حقیقت کھولنے کے لئے کسی محنت کی ضرورت نہیں ہے۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم حق پر شان کے ساتھ قائم ہوئے اور اس جلوے کے ساتھ ظاہر ہوئے کہ اس سے پہلے کبھی کوئی نبی اس شان اور استقلال کے ساتھ حق پر قائم نہیں ہوا تھا اور ایسا عالمی جلوہ کبھی کسی نے نہیں دکھایا۔ جلال بھی تھا۔ جمال بھی تھا۔ اس شان کے ساتھ آپ دنیا میں اللہ کا نور بن کر چمکے ہیں کہ مشرق اور مغرب دونوں کو برابر روشن کر دیا اور اس حق کو پھیلانے کے لئے ساری زندگی ایک ادنیٰ سے مکر سے بھی کام نہیں لیا۔ سب سے بڑی لڑائی آپ کے وقت تک جاری ہوئی ہے اور قرآن کریم پڑھ کر دیکھیں۔ ان آیات کو غور سے سنیں جن کی میں نے تلاوت کی ہے اور ان کے مضمون پر غور کریں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ ہر جگہ حق کے دشمن نے اس دعوے کے ساتھ مکر سے کام لیا ہے کہ ہمارا مدمقابل باطل پہ ہے۔ اس لئے ہمیں حق ہے کہ "باطل" کو باطل اور جھوٹ اور فریب کے ذریعہ مٹانے کی کوشش کریں اور سارے انبیاءؑ کی تاریخ میں، آدمؑ سے لیکر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے زمانے تک قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ ایک بھی ایسا نبیؑ نہیں جس نے حق پر ہوتے ہوئے باطل کے خلاف مکر سے کام لیا ہو۔ سارے مکر اُن کے سپرد ہو گئے تھے کہ جو چاہتے ہو کر ڈالو لیکن حق کو باطل کی ضرورت نہیں

ہے۔ حق کو مکر کی ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے یہ اس فریب میں مبتلا نہ ہوں کہ آپ اگر حق پر ہیں تو حق کی خاطر مکر سے کام لے سکتے ہیں۔ حق اور باطل کی جو لڑائی ہے اس لڑائی کو اس وجہ سے کہ آنحضرتؐ نے "خدعۃ" میں حرب کہہ کر خدعہ کی اجازت دی گئی ہے یہ غلط نہ سمجھیں۔ اس لڑائی میں حق کی طرف سے کوئی دھوکہ نہیں ہے۔ جو نظریات کی جنگ ہے جس میں حق اور باطل کا مقابلہ ہمیشہ سے ہوتا چلا آیا ہے اور ہمیشہ ہوتا رہے گا اس جنگ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کا وہ مقولہ صادق نہیں آتا کیونکہ وہ مراد نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی اگر یہ مراد ہوتی کہ نظریاتی جنگوں میں بھی اہل حق کو میں اجازت دیتا ہوں کہ وہ ہر قسم کے دھوکے اور فریب سے کام لیں تو سب سے بڑی جنگ تو آپ لڑ رہے تھے سب سے بڑے حق پر تو آپ قائم تھے۔ باطل کی سب سے زیادہ خطرناک سازشوں کا تو آپ کو سامنا تھا۔ آپ کے کردار میں سے ایک معمولی سی جھلک دکھائیں جہاں آپ نے نظریاتی جنگ میں کسی قسم کے دھوکے یا تلبیس سے کام لیا ہو۔ کھلی کھلی کتاب ہے۔ آج بھی آپ کے سامنے ویسی ہی ہے جیسی ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ ایسی روشن، ایسی بیّن کتاب ہے۔ اس پر کسی تلبیس اور دھوکے کا ادنیٰ سا سایہ بھی نہیں ہے۔ قول سدید اور صاف بات کر کے سچائی کے ساتھ اسلام کو پھیلایا گیا اور جھوٹ کا سہارا نہیں لیا گیا یہاں تک کہ ایک جنگ کے موقعہ پر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے سامنے ایک مشرک پہلوان کو پیش کیا گیا جس کا سارے عرب میں دبدبہ تھا۔ یہ غالباً جنگ بدر کی بات ہے۔ وہ فن حرب کے لحاظ سے بہت شہرت رکھتا تھا۔ اس نے اہل مکہ سے اپنا ذاتی انتقام لینا تھا اور اس غرض سے اس نے سوچا کہ اب مسلمانوں کی اُن سے لڑائی ہو رہی ہے۔ یہ کمزور ہیں۔ ضرورت مند ہیں۔ میں ان کے ساتھ شامل ہو کر اپنے بدلے اتاروں۔ کسی صحابیؓ نے بڑی خوشی کے ساتھ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! مبارک ہو۔ بہت زبردست نامی پہلوان ہمارے ہاتھ آیا ہے اور وہ تیار ہے کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ شامل ہو کر دشمنوں کے خلاف جنگ کرے۔ آپ نے فرمایا: وہ مشرک ہے۔ عرض کیا گیا: ہاں مشرک ہے۔ تو فرمایا: مجھے اپنی سچائی کے لئے اور توحید کے لئے کسی مشرک کی مدد کی ضرورت نہیں ہے۔ کیسا پاک رسولؐ ہے۔ آپؐ کے کردار کی کیسی عظمت ہے۔ آپؐ کی سچائی کی روشنی دیکھیں، تو آج بھی نظر چندھیاتی ہے۔ وہ اتنا خوفناک وقت تھا کہ جس کے مضمرات سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے بڑھ کر اور کوئی واقف نہیں ہو سکتا۔ آپ نے خدا کے حضور بلکتے ہوئے وہ وقت گزارا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں آپ کی حفاظت کے لئے آپ کے ساتھ خیمہ میں تھا۔ اس قدر کرب تھا اور اس قدر بے قراری سے آپ دعائیں کر رہے تھے کہ روتے روتے آپ کی چادر بار بار کندھوں سے گرتی تھی یا چوغہ گرتا تھا اور میں سنبھال سنبھال کر دوبارہ رکھتا تھا۔ اور دعا یہ کر رہے تھے کہ

اَللّٰھُمَّ اِنْ اَھْلَکْتَ ھٰذِہِ الْعِصَابَۃَ
فَلَنْ تُعْبَدَ فِی الْاَرْضِ اَبَدًا۔

اے میرے اللہ! اگر آج یہ چھوٹی سی جماعت میدان میں ماری گئی تو پھر دنیا میں کبھی تیری عبادت نہیں کی جائے گی۔ اتنے بڑے مقصد کو اتنا بڑا خطرہ درپیش ہے اور باطل کی طرف سے مدد آئی ہے مگر کس شان کے ساتھ، کس استغناء کے ساتھ اس کا انکار فرمایا کہ جاؤ جاؤ مجھے کسی مشرک کی ضرورت نہیں اور آج

احمدیت کے خلاف ہر قسم کے جھوٹ

ہر قسم کے مکر، ہر قسم کے فریب سے کام لیا جا رہا ہے یہاں تک کہ سچ ان کو موافق ہی نہیں آتا۔ جھوٹ پر مجبور ہیں اور یہ ہے حق کی شان کہ اس کا مخالف لازماً جھوٹ اور فریب اور مکر پر مجبور ہو جایا کرتا ہے کیونکہ اگر وہ سچی بات کرے تو سچی بات تو خوبصورت ہوتی ہے۔ دنیا سچے کا حسن دیکھ کر لازماً اس کے عشق میں مبتلا ہو جائے گی۔ اس لئے سچ کے خلاف فریب کاری کی ضرورت ہے اور جھوٹ کے خلاف فریب کاری کی ضرورت نہیں کیونکہ جھوٹ ہوتا ہی گندا اور مکروہ ہے۔ اس لئے اور نقطۂ نگاہ چھوڑ دیجئے عقل کے عام سیدھے سادھے نقطۂ نگاہ سے بھی سچ کو فریب کاری کی ضرورت نہیں ہے اور جھوٹ محتاج ہے چنانچہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے متعلق ہمیشہ ایسی جھوٹی باتیں بیان کی جاتی تھیں جن کے نتیجہ میں لوگ آپ سے متنفر ہوں۔ اگر آپ کے دشمن آپ کی سیرت کا سچا حال بیان کرتے تو کس نے متنفر ہونا تھا۔ لوگ تو دوڑ دوڑ کر والہانہ آکر اپنی جان مال عزتیں آپ کے قدموں پہ نچھاور کرتے اس لئے ہمیشہ باطل کو مکر و فریب کی ضرورت ہوتی ہے۔ سچ کو ضرورت ہی کوئی نہیں ہوتی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے متعلق اس طرح جھوٹ اور فریب سے کام لیا جاتا تھا کہ جس قسم کا کوئی شخص ہو اس کے مزاج کے مطابق اس کے سامنے جھوٹ گھڑا جاتا تھا۔ قرآن کریم نے اس کی مختلف قسمیں بیان فرمائی ہیں۔ ایک بڑھیا عورت کے متعلق روایت آتی ہے کہ وہ ایک دفعہ باہر کے کسی قبیلہ سے مکہ آئی اور اس کو یہ بتایا گیا کہ وہ شخص بڑا جادوگر ہے اس سے بچ کر رہنا اور عام طور پر بڑی بوڑھی عورتیں جو ہیں وہ جادو سے بہت ڈرتی ہیں تو وہ بڑی سخت خوفزدہ تھی کہ میں اس بستی میں جا رہی ہوں جہاں اتنا خطرناک جادوگر رہتا ہے۔ بوجھ اٹھایا ہوا۔ بوجھ سے دوہری ہوئی ہوئی۔ پہلے ہی بوڑھی اوپر سے بوجھ زیادہ جگہ جگہ پوچھتی پھرتی تھی کہ وہ جادوگر کون ہے۔ کہاں ہے کہ کہیں میں اس رستے سے نہ گزروں۔ کسی نے اس کی پرواہ نہ کی۔ بات کرتی تھی اور سننے والا آگے گزر جاتا تھا یہاں تک کہ ایک ایسا شخص سامنے آیا جس نے بڑی توجہ سے ہمدردی سے اس کی بات کو سنا اور اس نے کہا: بی بی میں تمہیں بتاؤں گا کہ وہ کون ہے۔ تم نے بہت بوجھ اٹھایا ہوا ہے۔ آؤ میں تمہیں تمہاری منزل تک پہنچا دیتا ہوں۔ بوجھ مجھے اٹھا دو اس کا سامان اٹھایا۔ آپ نے منزل تک پہنچایا۔ جب سامان وہاں رکھا تو یہ کہا کہ وہ جادوگر میں ہوں اور اس لئے پہلے اس کو نہیں بتایا کہ کہیں وہ گھبرا کر اس فائدے سے محروم نہ رہ جائے جو آپ اس کو پہنچانا چاہتے تھے۔ اس بڑھیا نے دیکھیں کیسی عقل کا جواب دیا۔ اس نے کہا: اے جادوگر اگر تو وہی جادوگر ہے تو سن کہ تیرا جادو چل گیا ہے اور میں تیرا کلمہ پڑھتی ہوں۔ تو سچا ہے۔ تو سچائی کا جادو تو اس طرح چلتا ہے جسے فریب کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ فریب ہے جو سچائی کے مقابل پہ بار بار مات کھاتا ہے اور پھر بھی یہ جاہل اور ظالم لوگ فریب کاری سے باز نہیں آتے۔

احمدیت کے متعلق میں نے ایک دفعہ ایک TEST CASE مباہلہ کے سلسلہ میں بھی پیش کیا تھا۔ میں نے کہا: یہ عجیب بات ہے کہ ہمارے متعلق جو باتیں کہتے ہیں وہ ادلے دلے کر ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم سے پوچھو تو ہم وہ ہیں ہی نہیں یہ کیا وجہ ہے کہ آج تک جماعت احمدیہ نے کبھی کسی مذہب، کسی فرقے کی طرف ایسا عقیدہ منسوب نہیں کیا جس میں انہوں نے آگے سے کہا ہو یہ ہمارا عقیدہ نہیں۔ کوئی دنیا میں ایک مثال پیش نہیں کر سکتا۔ جب ہم مقابلہ کرتے ہیں تو سچائی کے ساتھ مقابلہ کرتے ہیں۔ اگر بہائیوں سے فکر ہے تو بہائیوں کو وہ بات کہیں گے جو وہ مانتے ہیں جو ان کے عقیدے میں داخل ہے۔ جب ہندوؤں سے بات کرتے ہیں تو ان کے وہ عقیدے لیتے ہیں جن عقیدوں پر وہ قائم ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ بعض علماء بھی میری مجلس سوال و جواب میں آیا کرتے تھے اور جب وہ دیکھتے تھے کہ ہم ہمیشہ وہی بات کرتے ہیں جو مدّمقابل کے عقیدے میں داخل ہے تو بعض دفعہ یہ فریب دینے کی بھی کوشش کرتے تھے کہ عوام الناس کے سامنے کہہ دیا کہ آپ غلط کہہ رہے ہیں، یہ ہمارا عقیدہ نہیں ہے تو میں ہمیشہ کہتا تھا کہ الحمد للہ اگر یہ آپ کا عقیدہ نہیں تو آپ

احمدی ہیں، کیونکہ ہم احمدی (اور) احمدیوں کا عقیدہ ہے۔ پھر جھگڑا کس بات کا ہے۔ پھر آپ اختلاف کیا کر رہے ہیں۔ آئیے ہمارے ساتھ شامل ہو جائیں پس حق کے لیے کوئی خطرہ اور کوئی خوف نہیں ہے۔ اگر جھوٹا فریب کاری سے کام لے گا تو وہ بھی اس پہ آ لے گا۔ اس لیے جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے قلعہ میں محفوظ ہے اور اس قلعہ میں ہے جو قرآن کریم نے حق کا قلعہ قائم فرمایا ہے۔ اس کی ساری دیواریں سچائی پر مبنی ہونی چاہئیں پہلی اینٹ بھی سچائی پہ مبنی ہونی چاہئے اور یہ عمارت مسلسل سچائی کی اینٹوں پہ بلند ہونی چاہئے۔ اس کے آخری کنگرے بھی سچائی پر مبنی ہونے چاہئیں۔ یہ وہ قلعہ ہے جس میں جماعت احمدیہ کے لیے امن ہے اور جس میں جماعت احمدیہ کے لیے حفاظت ہے۔ ہر قسم کے مکر و فریب کو چھوڑ کر اس امن کے قلعہ میں داخل ہوں۔

یہ سچائی کا قلعہ ہے

جو آپ کی حفاظت فرمائے گا۔ اس قلعہ میں داخل ہوں گے تو دشمن کی طاقت نہیں کہ آپ کے خلاف کوئی کاری حربہ استعمال کر سکے۔ حربہ تو استعمال کرتا رہے گا مگر ہر حربہ اس کے لیے بے معنی اور بے مقصد اور بے فائدہ ثابت ہوگا بلکہ بسا اوقات اس کے اپنے حربے اس کے خلاف الٹ جائیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہت ہی پیاری نصیحت فرمائی ہے وہ میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ فرماتے ہیں:

زبان سے خواہ سچی بات بھی ہو، کیسی اچھی بھی کی گئی ہو یہ کافی نہیں ہوا کرتی۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تک دل سچا نہ ہو جائے اور دل کی گہرائی سے بات نہ نکلے اس وقت تک دلوں پہ فتحیاب نہیں ہو سکتی تو نہ صرف اپنے قول کو سچا کریں بلکہ اپنے عمل کو بھی سچا کریں۔ اپنے دل کی گہرائی میں پرورش پانے والی نیتوں کو سچا کریں۔ اگر آپ ظاہر اور باطن اور اوپر سے نیچے تک سچے ہو جائیں تو لازماً آپ کی فتح ہوگی۔ کچھ دیر کے لیے دھوکہ باز فریب کاری سے کام لیکر دھوکہ دے دیا کرتا ہے مگر سچ آخر زور دکھاتا ہے اور گویا اور جھولتا ہے اور پھلتا ہے اور لازماً پہنچتا ہے۔ سچ ہی کو غالب آنا ہے لیکن نیک نصیب وہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن وسنت کا عرفان حاصل کر کے پیش فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ نے انسان کو زبان دی اور ایک دل بخشا ہے۔ صرف زبان سے کوئی فتح نہیں ہو سکتی۔ دلوں کو فتح کرنے والا دل ہی ہوتا ہے۔ جو قوم صرف زبانی ہی زبانی جمع خرچ کرتی ہے یاد رکھو کہ وہ کبھی فتحیاب نہیں ہو سکتی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا نمونہ دیکھو کہ کیا ان کے پاس کوئی ظاہری سامان تھے۔ ہرگز نہیں مگر پھر بایں ہمہ کہ وہ بے سر و سامان تھے اور دشمن کثیر اور ہر طرح کے سامان ان سے مہیا تھے ان کو خدا تعالیٰ نے کیسی کیسی بے نظیر کامیابیاں عطا کیں۔ بھلا کہیں کسی تاریخ میں ایسی کامیابی کی کوئی نظیر ملتی ہے۔ تلاش کر کے دیکھ لو مگر لاحاصل۔ پس جو شخص خدا کو خوش کرنا چاہتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کی دنیا ٹھیک ہو جاوے وہ خود پاک دل ہو جاوے نیک بن جاوے اور اس کی تمام مشکلات حل اور دکھ دور ہو جاویں اور اس کو ہر طرح کی کامیابی اور فتح و نصرت عطا ہو تو اس کے واسطے اللہ تعالیٰ نے ایک اصول بتایا ہے اور وہ یہ ہے کہ

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا

بامراد ہو گیا وہ شخص جس نے اپنا تزکیہ نفس کر لیا۔"

(ملفوظات جلد ۱۰۔ صفحہ نمبر ۱۹۱ تا ۱۹۲)

پس تبتل الی اللہ کے جو یہ تمام مطالبات ہیں یہ تزکیہ نفس ہی کے دوسرے نام ہیں۔ تزکیہ کہتے ہیں اپنے وجود سے پاک کرنا جس کا وہاں محل نہیں ہے، موقعہ نہیں ہے۔ جو ضرورت سے زائد ہے۔ وہاں رہنے کا اس کا حق نہیں ہے۔ پس اللہ کے سوا ہر باطل خدا کا کسی مومن کے دل پہ تصرف ایک ناواجب قبضہ ہے جیسے چور آ کے بیٹھے ہوں۔ جیسے ڈاکوؤں نے قبضہ جما لیا ہو۔ پس تزکیہ سے مراد یہ ہے کہ غیر اللہ کے ہر ساتھ کو بھی اپنے دل کے مکان سے باہر نکال پھینکو۔ ظاہری بت بھی توڑ دو اور باطنی بت بھی توڑ دو۔ یہ وہ ذریعہ ہے جس کے نتیجہ میں دل میں وہ طاقت نصیب ہوگی کہ آپ کی بات لازماً اثر دکھائے گی۔

دل کی باتوں میں بڑی قوت ہوا کرتی ہے

اللہ ہر احمدی کے دل کو اس طرح پاک و صاف کر دے کہ وہ خدا سے بھر جائے اور غیر اللہ کے وجود سے کلیۃً پاک ہو جائے۔ اس صورت میں توحید کو لازماً وہ غلبہ نصیب ہوگا جس کا ہمیں وعدہ دیا گیا ہے اور لازماً ہمارے ہی ہاتھوں سے وہ غلبہ نصیب ہوگا۔ اللہ ہمیں جلد تر وہ دن دکھائے۔

اب میں آپ سے تقریباً ایک ماہ کے لیے اجازت چاہوں گا۔ خطبہ کا یہ سلسلہ مجبوراً اگلے ماہ تک ٹیلی ویژن پر نہیں دکھایا جا سکے گا کیونکہ میں سفر پر ہوں اور سفر کے دوران ایسے انتظامات کرنا مشکل ہے۔ اس کے بعد ہم کوشش سے دوبارہ معاہدہ کریں گے۔ ایک کمپنی نے دیا تو کسی دوسری سے کریں گے اور کوشش یہی ہوگی کہ جلد از جلد دوبارہ ہمارا رابطہ بحال ہو جائے۔ اس وقت تک پاکستان اور ہندوستان اور دنیا کے کناروں تک جو احمدی بھی میرے خطبہ کو اس وقت سن رہے ہیں سب کو اپنی طرف سے نہایت ہی محبت بھرا سلام عرض کرتا ہوں اور گزارش کرتا ہوں کہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

نوٹ: مکرم منیر احمد صاحب جاوید کا مرتب کردہ مندرجہ بالا خطبہ جمعہ ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

(ادارہ)

صوبائی کانفرنس اترپردیش

احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ صوبہ جات دہلی، یوپی اور راجستھان کی صوبائی کانفرنس مورخہ ۲۲، ۲۳ نومبر ۱۹۹۲ء بروز اتوار و سوموار بمقام راٹھ ضلع ہمیرپور اترپردیش میں منعقد ہونا طے پائی ہے۔ اس موقعہ پر ایک نمائش کا بھی افتتاح ہوگا جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی منظوری سے لگائی گئی ہے۔

صوبہ دہلی۔ یوپی اور راجستھان کی جماعت ہائے احمدیہ کے احباب سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں کانفرنس میں شرکت کر کے اسے کامیاب بنائیں۔

راٹھ تک پہنچنے کے لیے بس کے ذریعہ دو راستے ہیں۔

(۱) کانپور سے سیدھی راٹھ کو بسیں چلتی ہیں۔ (۲) اور جھانسی سے سینٹرل ریلوے کے ہرپال پور اسٹیشن پر اتر کر وہاں سے بذریعہ بس راٹھ پہنچ سکتے ہیں راٹھ کے بس اڈہ کے سامنے ہی مسجد احمدیہ اور مشن ہاؤس ہے

کانفرنس کے سلسلہ میں جملہ معلومات کے لئے نیز چندہ جات کی ترسیل کے لئے درج ذیل پتہ پر رجوع کریں۔

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

ANWAR. MOHAMMAD AHMADI
(ARMS · DEALAR)
KOT BAZAR P/O RATH - 210431
DISTT. HAMIR PUR (U.P)

حق و صداقت کے خلاف مدراس میں علماء سوء کا اجتماع

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن کیرلہ

جیسا کہ کہتے ہیں کہ باسی کڑی میں ابال آیا جنوبی ہند کے بعض نام نہاد علماء کے ایمان پر بھی اچانک ابال آیا اور جوش پیدا ہوا ہے۔ اور خشیت الٰہی کو بالائے طاق رکھ کر جماعت احمدیہ کے خلاف جھوٹ اور خالص جھوٹ کا سہارا لے کر اور کفر سازی کی مشین لے کر عوام الناس کو ورغلانا شروع کیا ہے۔ اس کارِ خیر کے لئے انہوں نے مدراس کو منتخب کیا ہے جو امن و امان کا گہوارہ ہے۔ جہاں کے مسلمان پُر امن ماحول میں اور باہم اتحاد و اتفاق کے ساتھ زندگی گذار رہے ہیں۔

چنانچہ نام نہاد مجلس تحفظ ختم نبوت تامل ناڈو (جس کا کوئی وجود ہی نہیں ہے) کے زیر اہتمام ۲۵، ۲۶ اور ۲۷ جولائی ۱۹۹۲ء کو شہر مدراس کی ایک مسجد میں قادیانیت کے خلاف ایک سہ روزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد عمل میں لایا گیا۔ گویا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام ختم نبوت کی حفاظت کی ذمہ داری خدا نے ان علماء سوء کو جو تمام فتنہ و فساد کا منبع و مرجع ہیں کے سپرد کی ہے۔

اس کیمپ کو کئی چھوٹے موٹے خود ساختہ علماء نے زینت بخشی تھی۔ ان علماء کرام میں مولوی محمد اسمٰعیل صاحب سونگھڑوی کا وجود بھی قابل ذکر ہے۔ جنہیں کئی دفعہ احمدی مبلغین کے ساتھ مناظرہ کر کے بُری طرح منہ کی کھانی پڑی تھی اور اب اپنے دل کی بھڑاس نکالنے کے لئے مدراس کا رُخ کیا ہے۔

اس اجتماع میں کی گئی ہر تقریر میں جماعت احمدیہ کو فتویٰ کفر سے نوازا گیا تھا اور ہر تقریر الزام تراشیوں کے جراثیم سے پُر تھی۔ جس کی تفصیل بتا کر اس کا جواب اسی انداز میں دینا نہ اخبار بدر کا وقار اس کی اجازت دیتا ہے اور نہ ہی میرا قلم اس کے لئے تیار ہے۔ ہم ان کفر بازیوں کا جواب صرف حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک فرمان کے ذریعہ دینا ہی کافی سمجھتے ہیں کہ اَیُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ اَکْفَرَ رَجُلًا فَاِنْ کَانَ کَافِرًا اِلَّا

ھُوَ الْکَافِرُ (ابوداؤد)
یعنی جس مسلمان کہلانے والے نے کسی مسلمان کو کافر کہا اگر وہ کافر نہیں تو ایسا کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔

اس فرمان نبوی سے پتہ چلتا ہے کہ ایک سچے مسلمان کو کافر قرار دینا کس قدر خطرناک نتائج کا حامل ہے۔ ایسا کرنے سے خود انسان کافر ہو جاتا ہے۔

کئی سو سال قبل ایک عارف باللہ اور اپنے وقت کے مجدد حضرت محی الدین ابن عربیؒ نے اپنی مشہور و معروف کتاب "فتوحات مکیہ" میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے وقت اس زمانہ کے علماء سوء کی اس قسم کی الزام تراشیوں کے بارے میں ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ جب امام مہدیؑ کا ظہور ہوگا تو اسے دائرہ اسلام سے خارج بنایا جائے گا۔ اور اس زمانہ کے دنیا پرست اور خود غرض ملاں لوگ کہیں گے کہ:-

اِنَّ ھٰذَا الرَّجُلَ غَیَّرَ دِیْنَنَا
"کہ اس شخص نے آکر ہمارے دین کو ہی بگاڑ دیا ہے۔"

اس ضمن میں آپ فرماتے ہیں:-

وَاِذَا خَرَجَ ھٰذَا الْاِمَامُ الْمَھْدِیُّ فَلَیْسَ لَہٗ عَدُوٌّ مُبِیْنٌ اِلَّا الْفُقَھَاءُ خَاصَّۃً فَاِنَّہٗ لَا یَبْقٰی لَھُمْ رِیَاسَۃٌ وَلَا تَمْیِیْزٌ عَنِ الْعَامَّۃِ۔

(فتوحات مکیہ جلد ۳ صفحہ ۲۴۲)

یعنی:- جب امام مہدی آئیں گے تو اس کے سب سے زیادہ دشمن اس زمانہ کے علماء اور فقہاء ہوں گے۔ کیونکر اگر مہدی کو مان لیں تو ان کی عوام میں حکومت اور ان پر امتیاز باقی نہ رہے گا۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ اپنے مکتوبات جلد ۲ مکتوب ۵۵ صفحہ ۱۰۷ میں فرماتے ہیں کہ:

"مسیح موعود کی باتوں کا علماء بظاہر انکار کریں گے۔ اور مخالف کتاب و سنت جانیں گے۔"

نواب صدیق حسن خان صاحب اپنی کتاب اقتراب الساعۃ میں فرماتے ہیں:-

"اگر مہدی آئے تو سارے مقلد بھائی اُن کے دشمن جانی بن جائیں گے۔ ان کے قتل کے فکر میں ہوں گے اور کہیں گے کہ اس شخص نے ہمارے دین کو بگاڑ دیا ہے۔"

(اقتراب الساعۃ صفحہ ۲۲۴)

ان پیشگوئیوں کی روشنی میں حق و صداقت کے خلاف اپنی حضرت امام مہدی علیہ السلام کی قائم کردہ جماعت کے خلاف ان علماء سوء کے اجتماعات سے ہر احمدی کے دل اور اس کے ایمان کو تقویت حاصل ہو جاتی ہے۔

مذکورہ تربیتی کیمپ میں جماعت احمدیہ پر یہ الزام عائد کیا گیا ہے کہ احمدی ختم نبوت کے منکر اور توہین رسالت کے مرتکب ہیں۔

اس الزام کا جواب پہلے ایک صدی سے زائد عرصہ سے جماعت احمدیہ دیتی آرہی ہے لیکن ان نام نہاد علماء کا مقصد تحقیق حق نہیں ہے بلکہ حق کا گلا گھونٹنا ہوتا ہے۔ اس وجہ سے جماعت احمدیہ کے جوابات کی طرف انہیں چنداں توجہ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے عقیدہ کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں:-

"میں عامۃ الناس پر ظاہر کرتا ہوں کہ مجھے اللہ جل شانہٗ کی قسم ہے کہ میں کافر نہیں ہوں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ میرا عقیدہ ہے اور لکن رسول اللہ وخاتم النبیین پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت میرا ایمان ہے۔ میں اپنے اس بیان کی صحت پر اس قدر قسمیں کھاتا ہوں جس قدر خدا تعالیٰ کے پاک نام ہیں۔ اور جس قدر قرآن کریم کے حروف ہیں اور جس قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تعالیٰ کے نزدیک کمالات ہیں کوئی عقیدہ میرا اللہ اور رسول کے برخلاف نہیں اور جو کوئی ایسا خیال کرتا ہے یہ خود اس کی غلط فہمی ہے اور جو شخص مجھے اب بھی کافر سمجھتا ہے اور تکفیر سے باز نہیں آتا وہ یقیناً یاد رکھے کہ مرنے کے بعد اس کو پوچھا جائے گا۔"

(کرامات الصادقین صفحہ ۲۵)

نیز فرماتے ہیں:-

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دل سے ہیں خدام ختم المرسلیںؐ
سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے
جاں بھی اسلام پر قربان ہے

(درثمین اردو)

ایک نہایت تکلیف دہ الزام یہ لوگ جماعت احمدیہ اور اس کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف یہ عائد کرتے ہیں کہ نعوذ باللہ آپ حضرت رسول مقبول صلعم کی توہین کے مرتکب ہیں۔ ہم ڈنکے کی چوٹ سے یہ اعلان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی کتاب میں سے یا جماعت احمدیہ کے کسی لٹریچر سے یہ الزام حق و صداقت کے یہ دشمن ثابت نہیں کر سکتے۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی۔ اردو۔ اور فارسی کُتب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح اور شان میں بے شمار منظوم اور منثور کلام ہے۔

جماعت احمدیہ نے ان کتب میں سے منظوم اور منثور کلاموں کو مجتمع کر کے کتابوں کی شکل میں شائع کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی ایک عربی نعت میں فرماتے ہیں۔

وَاللّٰہِ اِنِّیْ قَدْ تَبِعْتُ مُحَمَّدًا
وَفِیْ کُلِّ آنٍ مِنْ سَنَاہُ اُنَوَّرُ

خدا کی قسم یقیناً میں نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی ہے اور ہر آن میں آپ ہی کی روشنی سے منور ہوتا آرہا ہوں۔

نیز فرمایا:-

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اُس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے

اُس نور پر فدا ہوں اُس کا ہی میں ہوا ہوں وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے ہم ہو چکے غیرا ہم تجھ سے ہی اے خیر رسل تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے اسی طرح فرمایا کہ:

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

یعنی مجھے خدا تعالیٰ کے بعد اگر کسی سے عشق و محبت ہے تو صرف اور صرف محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے۔ اگر عشق محمد کو کفر کہتے ہو تو بے شک میں سخت کافر ہوں۔ مجھے عشق محمد کا نام کفر رکھنا منظور ہے۔

نیز فرمایا:

ایں چشمۂ رواں کہ بخلق خدا دہم
یک قطرۂ ز بحر کمال محمد است

یعنی روحانیت کا بہتا ہوا چشمہ (۸۰ سے زائد کتابوں کے ذریعہ) جو میں مخلوق خدا کو دے رہا ہوں وہ دراصل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات میں سے صرف ایک معمولی سا قطرہ ہے جو میں نے محمد مصطفیٰ صلعم کے علوم و معارف کے عظیم ترین اور ناپیدا کنار سمندر میں سے حاصل کر کے دیا ہے۔

مذکورہ تربیتی کیمپ کی رپورٹ شائع کرتے ہوئے مدراس سے شائع ہونے والا اردو اخبار "مسلمان" لکھتا ہے۔

" آخری نشست میں مولانا سید اسعد مدنی صاحب نے کہا کہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر حضور اکرم صلعم پر خدا کی طرف سے وحی نازل ہوئی تھی کہ آج میں نے تمہارے لئے دین مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی۔ اس وحی کے بعد دین میں اضافہ کے لئے یا اتمام کے لئے کوئی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی۔ اس سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی کذابیت صاف واضح ہو جاتی ہے۔"

(مسلمان ۲۸ جولائی ۱۹۹۲ء)

مولوی اسعد مدنی صاحب اپنی تقریر میں اس طرح کی کذب بیانی اور مغالطہ کو بروئے کار لا کر اپنے چیلوں کی تربیت کرتے ہیں۔ یہ تقریر ان کی گندی اور جھوٹی فطرت کی عکاسی کرتی ہے۔

اگر حضرت مرزا صاحب دین میں اضافہ اور اس کے اتمام کے لئے تشریف لائے ہوئے ہوں تو یقیناً آپ اپنے اس دعوے میں نعوذ باللہ جھوٹے ہوں گے اس لئے دین اسلام کی تکمیل کے بعد اس میں کسی اضافہ یا اتمام کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں:—

" ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیاوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالیٰ اس عالم گذران سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین و خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا۔ اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدا تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن کریم خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کی تبدیل یا تغیر کر سکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے اور ہمارا اس بات پر بھی ایمان ہے کہ ادنیٰ درجہ صراط مستقیم کا بھی بغیر اتباع ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ راہ راست کے اعلیٰ مدارج بجز اقتداء اُس امام الرسل کے حاصل ہو سکیں کوئی رتبہ شرف و کمال کا اور کوئی مقام عزت اور قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلعم کے ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے۔

(ازالہ اوہام حصہ اول ص ۱۳۷-۱۳۸)

نیز آپ فرماتے ہیں:...

" اُس نے مجھے بھی اپنے مکالمہ مخاطبہ کا شرف بخشا مگر یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوا۔ اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ مخاطبہ ہرگز نہ پاتا۔ کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں شریعت والا نبی کوئی نہیں آ سکتا۔ اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے اُمتی ہو"۔

(تجلیات الٰہیہ ص ۲۴-۲۵)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مختلف کتب کے یہ اور اس قسم کے بے شمار اقتباسات مولوی مدنی اور اُن کے ہم نواؤں کے تمام الزامات کا منہ توڑ جواب ہیں ان اقتباسات کی موجودگی میں ان الزام تراشیوں کے مزید جواب کی ضرورت نہیں۔

اس سلسلہ میں ہم صرف اتنا پوچھنا چاہتے ہیں کہ اگر دین مکمل ہونے کے یہ معنی ہیں کہ آئندہ اُمت محمدیہ کی اصلاح کے لئے کوئی مامور مبعوث نہیں ہوں گے تو عامۃ المسلمین حضرت عیسیٰؑ کے نزول کا کیوں انتظار کرتے ہیں۔

کیا اضافہ یا اتمام دین کے لئے یا کسی اور غرض کے لئے۔ ما ھو جوابکم فھو جوابنا پس حضرت عیسیٰؑ کے نزول کا جو بھی مقصد ہو گا وہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی غرض اور مقصد ہے۔

مذکورہ ردّ قادیانیت میں منعقد کیمپ میں اس فتنہ کے انسداد کے لئے ۱۷ نکاتی پروگرام تجویز کر کے اس پر عمل کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ ان تجاویز میں سے ایک یہ ہے کہ

" ہر مدرسہ میں قادیانیت کے متعلق ضروری کتابیں فراہم کی جائیں اور یہ کام مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت دیوبند کے تحت انجام پائے اس سلسلہ میں ہماری یہ گزارش ہے کہ اگر واقعی اس قادیانیت کے فتنہ" کا انسداد چاہتے ہیں تو ان محافظین ختم نبوت سے یہ عرض ہے کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور احمدیہ لٹریچر کو بھی زیر مطالعہ رکھیں اس میں آپ کو تحقیق میں سہولت رہے گی۔

اس تربیتی کیمپ کی اگلی تجویز یہ ہے کہ

.. مجلس کی جانب سے اردو۔ تامل اور انگریزی میں پمفلٹ شائع کئے جائیں

اس تجویز کا ہم خلوص دل سے خیر مقدم کرتے ہیں اس طرح ہمیں ہر پمفلٹ کا جو یقیناً جھوٹ و افتراء کا پلندہ ہو گا۔ اسی زبان میں جواب دینے اور عوام الناس کو ان کے جھوٹ و افتراء اور جعل سازی سے پردہ اُٹھانے کا موقعہ مل جائیگا۔

ایک تجویز یہ ہے کہ

• جناب محمد الیاس برنی صاحب کی کتاب 'قادیانی مذہب' دوبارہ شائع کروائی جائے اور اس کتاب کا تامل میں ترجمہ کروا کر تمل اخبارات میں قسط وار شائع کیا جائے ہم صدق دل سے اس تجویز کا بھی استقبال کرتے ہیں مذکورہ کتاب میں جس قسم کے دجل اور دھوکہ دہی کو بروئے کار لایا گیا تھا اسکی قلعی کھولنے کا ہمارے لئے بہترین موقعہ میسر آ جائے گا۔ اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کتاب کے جواب میں اُسی زمانہ میں جبکہ یہ کتاب منظر عام پر آ گئی تھی جو کتاب ہمارا مذہب بجواب قادیانی مذہب شائع ہوئی تھی۔ اس کا بھی تامل میں ترجمہ کر کے شائع کرنے اور اس طرح ان کا پول کھولنے کی توفیق حاصل ہو جائیگی اس لئے ان نام نہاد تحفظ ختم نبوت والوں سے ہماری یہ التماس ہے کہ ان تمام تجاویز کو فوری طور پر عملی جامہ پہنانے کے لئے جلدی کریں۔

چند سال قبل مدراس میں ان لوگوں نے اسی قسم کا ایک جلسہ کر کے احمدیت کے خلاف بڑی بڑی تجویزیں پیش کی تھیں۔ لیکن یہ تمام تجاویز سوڈا واٹر کے اُبال اور جوش کی طرح اُسی نشست میں ختم ہو گئی تھیں اور وہ جلسہ نشستن گفتن اور برخاستن کی حد تک ختم ہو گیا تھا ہمیں امید ہے کہ اس تربیتی کیمپ کا وہ حشر نہیں ہو گا۔ مخالفین حق و صداقت کی اس قسم کی سرگرمیوں سے تامل ناڈو میں احمدیت کا مستقبل نہایت روشن نظر آتا ہے اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان مخالفین کے ذریعہ اس علاقہ بھر میں اس کی وسعت کا سامان پیدا فرما رہا ہے۔

ہمارا یہ دیرینہ تجربہ ہے کہ احمدیت کی مخالفت ہمیشہ اُس کے حق میں کھاد کا کام دیتی رہی ہے یہ خدا تعالیٰ کی اٹل تقدیر ہے جس کو کوئی روک نہیں سکتا۔

— ۵ —

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ مخالفین احمدیت کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:

"جن راہوں پر تم چل رہے ہو... وہ مغضوب علیہم کی راہیں ہیں وہ ضالین کی راہیں ہیں لیکن خدا کی قسم جن راہوں پر ہم چل رہے ہیں وہ انبیاء اور ان کے اصدقاء و غلاموں کی راہیں ہیں۔"

وصایا

منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت کے ایک ماہ کے اندر اندر اطلاع کریں۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر ۲۹۲۹ ۱۴ :- میں قاری نواب احمد گنگوہی ولد چوہدری علیم الدین قوم چوہان راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت ۸۳/۱۱/۲۲ ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲/۳/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں والد صاحب مرحوم کی جائیداد ہے۔ جب بھی خاکسار کے نام ہوگی اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو دوں گا۔ اس وقت خاکسار صدر انجمن احمدیہ کا ملازم ہے جس سے مجھے ماہوار مبلغ ۸۲۸/- روپے تنخواہ مل رہی ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کو (جو بھی ہوگی) تازیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں مزید کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد

حافظ مظہر احمد طاہر — نواب احمد گنگوہی — حافظ اسلام الدین

وصیت نمبر ۲۹۳۰ ۱۴ :- میں ممتاز احمد ولد مکرم حکیم الدین صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت اندازاً ۱۹۶۲ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲/۶/۱۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری وفات پر میری کل متروکہ منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اس وقت میں صدر انجمن احمدیہ کا ملازم ہوں جس سے مجھے ماہوار مبلغ ۴۶۴/- روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کو (جو بھی ہوگی) داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اس کے بعد میں کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد

حافظ مظہر احمد طاہر — ممتاز احمد — قاضی شاہد احمد

وصیت نمبر ۲۹۳۱ ۱۴ :- میں کلیم احمد خاں ولد مکرم رشید احمد خاں مرحوم قوم مسلم پیشہ تجارت عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھکتاپور ڈاکخانہ عادل آباد ضلع عادل آباد صوبہ آندھرا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲/۲/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی جس کی تفصیل اور موجودہ قیمت یہ ہے بھکتاپور میں ۲۸۰ مربع فٹ زمین میں ایک رہائشی کمرہ اور ایک خالی دوکان ہے جس کی موجودہ قیمت اندازاً مبلغ ۵۰،۰۰۰/- روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ نیز اس کے علاوہ بصورت تجارت ماہوار کم و بیش تین ہزار روپے آمد ہوتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس کے بعد اگر کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد — العبد — گواہ شد

سید صباح الدین — کلیم احمد خاں — جمیل احمد ناصر

وصیت نمبر ۲۹۳۲ ۱۴ :- میں سہیل احمد سوز ولد مکرم منظور احمد سوز قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱/۷/۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اس وقت خاکسار صدر انجمن احمدیہ میں ملازمت کرتا ہے جس سے مجھے مبلغ ۹۷۰/- روپے ماہوار آمد ہوتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد (جو بھی ہوگی) کا ۱/۹ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد — العبد — گواہ شد

ملک مقبول احمد طاہر — سہیل احمد سوز — بلال احمد

مرکزی وزیر سیاحت محترمہ سکھبنس کور بھنڈر کی محلہ احمدیہ قادیان میں تشریف آوری

قادیان ۱۱ر اکتوبر آج قریباً ساڑھے بارہ بجے محترمہ سکھبنس کور بھنڈر صاحبہ مرکزی راجیہ منتری سیاحت محلہ احمدیہ قادیان میں تشریف لائیں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان اور دیگر ذمہ دار احباب نے گیٹ مسجد مبارک پر آپ کا استقبال کیا نصرت گرلز سکول کی دو چھوٹی بچیوں نے گلدستے پیش کئے۔ محترمہ کو جوبلی نمائش ہال دکھایا گیا خاص طور پر دنیا کے نقشہ پر موجود عالمگیر جماعت احمدیہ کے مختلف تراجم قرآن مجید اور دیگر لٹریچر سے متعارف کرایا گیا آپ نے منارۃ المسیح اور مسجد اقصیٰ کی بھی زیارت کی کچھ وقت کے لئے لجنہ اماء اللہ کے دفتر بھی تشریف لے گئیں جہاں سے پھر آپ مہمان خانہ تشریف لائیں جہاں آپ کے اعزاز میں استقبالیہ اجلاس منعقد کیا گیا محترم ناظر صاحب اعلیٰ نے مرکزی وزیر کو قرآن مجید کا پنجابی ترجمہ پیش کیا وزیر موصوفہ کے ساتھ سردار جرنیل سنگھ، سردار سورن سنگھ بھاٹیہ، سردار پریتم سنگھ بھاٹیہ اور شہر کے دیگر معززین بھی تشریف لائے ہوئے تھے جو جماعت کی طرف سے پیش کی گئی تواضع میں شریک ہوئے اس موقعہ پر محترم ناظر صاحب امور عامہ نے قادیان کی ترقی کے بارہ میں ایک میمورنڈم بھی پیش کیا

(ادارہ)

واقفین نو بچوں کی تعلیم و تربیت کی طرف خصوصی دھیان کریں۔ ان کی صحت اچھی رکھیں۔

تبلیغی و تربیتی مساعی

چلّی پوڈی

۵/۹/۹۲ کو چلّی پوڈی گاؤں میں تبلیغی پروگرام میں وانیمبلم جماعت کے دو خدّام اور مالاپورم کی پانچ جماعتوں سے بھی خدام و انصار نے حصہ لیا۔ ان افراد کو تین حصّوں میں تقسیم کیا گیا۔ دس بجے سے پانچ بجے تک تمام گھروں میں جاکر کتب فروخت کیں۔ اور لٹریچر مفت تقسیم کیا گیا۔ تینوں گروپوں نے مل کر ۱۶۰ گھروں میں احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ شام کو ایک پبلک جلسہ بھی کیا۔ خاکسار کی تلاوت کے بعد مکرم عبدالرحمٰن صاحب کوڈیاتھور۔ اور مکرم مولوی محمد یوسف صاحب مبلغ کیرلہ نے تقریر کی۔ اور ۱۲/۹/۹۲ کو ضلع مالاپورم کی جماعتوں کی طرف سے ایک دن کا تربیتی کیمپ وانیمبلم میں منعقد کیا گیا۔ جس میں مکرم مولوی محمد عمر صاحب اور مکرم مولوی محمد ابوالوفا صاحب نے تقریر کی۔ خدام کے مقابلہ جات بھی ہوئے۔ اوّل۔ دوم آنے والے خدام کو انعامات دیئے گئے۔

(ٹی۔ کے۔ شوکت علی۔ معلّم وقفِ جدید وانیمبلم)

الاّنلّور

۱/۹/۹۲ کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ الاّنلّور میں مکرم سی۔ جے۔ وسیم احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی زیرِ صدارت ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم سی۔ جے۔ نسیم احمد صاحب کی تلاوتِ قرآن مجید سے جلسہ کا آغاز ہُوا۔ مجلس خدام الاحمدیہ کا عہد نامہ دہرانے کے بعد محترم سی۔ سراج المنیر صاحب نے خوش الحانی سے ایک نظم سنائی۔ بعدہٗ صدر مجلس نے تربیت کی اہمیت بیان کی۔ خاکسار سی۔ ایچ۔ عبدالرحمٰن نے مجلس خدام الاحمدیہ۔ انصاراللہ اور لجنہ اماء اللہ کے دینی امتحانات کے سلیبس بیان کرکے دینی علم حاصل کرنے کی طرف توجّہ دلائی۔ اور سورۂ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات کا ترجمہ و مختصر تفسیر سُناکر منافقوں کی علامات بیان کرکے ان سے بچنے اور احتیاط کرنے کی کوشش پر زور دیا۔ جلسہ میں خدام۔ انصار۔ لجنات اور اطفال نے شرکت کی۔ اسی قسم کا جلسہ پالگھاٹ اور کاواشیری میں بھی کیا گیا۔

منّارگھاٹ

۷/۹/۹۲ کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ منّارگھاٹ میں مکرم ایم۔ کے۔ عبدالکریم صاحب سیکرٹری مال کی زیرِ صدارت ایک تربیتی جلسہ منعقد ہُوا۔ محترم کے۔ محمد صاحب کی تلاوتِ قرآن سے جلسہ کا آغاز ہُوا۔ صدرِ اجلاس کی افتتاحی تقریر کے بعد محترم پی۔ ٹی محمد علی صاحب و محترم ایس۔ ناصر احمد صاحب اور خاکسار سی۔ ایچ۔ عبدالرحمٰن نے خلافت کی اہمیت۔ خلافت سے وابستہ رکھنے کی ضرورت اسلامی عبادات اور نماز کی اہمیت پر تقاریر کیں۔

۲۱/۹/۹۲ کو بعد نماز مغرب محترم اے۔ کنجی احمد صاحب کی زیرِ صدارت ایک تربیتی جلسہ منعقد ہُوا۔ عزیز پی۔ ناظم الدین کی تلاوتِ قرآن کے بعد صدرِ اجلاس نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ بعدہٗ خاکسار سی۔ ایچ۔ عبدالرحمٰن و محترم کے۔ صدیق احمد صاحب معلّمین وقفِ جدید نے تعلق باللہ و حقوق الوالدین و الاقربین و اخوّت اور سورۃ المؤمنون کی ابتدائی بارہ آیات کا ترجمہ و تفسیر بیان کی۔ کثیر تعداد میں احباب و مستورات اور بچوں نے شرکت کی۔

(سی۔ ایچ۔ عبدالرحمٰن معلّم وقفِ جدید)

خانپور ملکی میں جلسہ پیشوایانِ مذاہب

۱۵ر اگست کو نائب صدر لجنہ حشمت آراء صاحبہ۔ سیکرٹری تعلیم محترمہ صوفیہ پروین اور دو احمدی مستورات کے ہمراہ خاکسار نے تبلیغی دورہ کیا۔ ۱۸ گھروں میں پیغامِ حق پہنچایا۔ اور انہیں جلسہ پیشوایانِ مذاہب کے لئے دعوت دی۔

۱۶ر اگست کو خاکسار کے زیرِ صدارت جلسہ "پیشوایانِ مذاہب" منعقد کیا گیا۔ خدا کے فضل سے اِس جلسہ میں احمدی مستورات اور بچیوں کے علاوہ ۲۰ غیر از جماعت بہنیں بھی شامل ہوئیں۔ جلسہ کا آغاز محترمہ شبنم شگفتہ نائب سیکرٹری تعلیم کی تلاوت سے ہُوا۔ محترمہ کوثر ناہید سیکرٹری مال نے عہد دہرایا۔ محترمہ راشدہ پروین نائب سیکرٹری مال نے نظم خوش الحانی سے سنائی۔ ازاں بعد شاہدہ پروین سیکرٹری ناصرات نے بعنوان "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشقِ رسول صلعم" صوفیہ پروین نے "ختمِ نبوت کے حقیقی معنی اور جماعت احمدیہ کا اس پر پورا عقیدہ"۔ کوثر ناہید نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشقِ الٰہی اور عشقِ رسول صلعم"۔ اور محترمہ حشمت آراء صاحبہ نے "بدرسومات سے پرہیز" کے موضوع پر تقاریر کیں۔ آخر میں خاکسار نے ختمِ نبوت کے معنی اور حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں

دُعائے مغفرت

(۱) قادیان مورخہ ۲۹ ستمبر۔ آج محترم عزیز احمد صاحب منصوری درویش وفات پاگئے۔ انّا للّٰہ و انّا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت محنت کش۔ ملنسار اور خوش مزاج شخص تھے۔ آخری عمر تک سلسلہ کی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ دہلی میں بھی کچھ عرصہ ملازمت کی۔ پھر محاسب صدر انجمن احمدیہ میں ملازمت اختیار کی۔ ریٹائر ہونے کے بعد بھی سلسلہ کی خدمات کرتے رہے۔ انجمن کی زیرِ نگرانی تعمیر ہونے والی کالونی میں بھی آپ نے نگرانی و پہرے کا کام کیا۔ مرحوم کی تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔ آپ کے سوگواروں میں آپ کی اہلیہ اور چار بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ جن میں سوائے ایک بیٹے کے سب شادی شدہ ہیں۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنّت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(۲) محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ بیوہ مکرم حافظ الٰہ دین صاحب درویش مرحوم مورخہ ۱/۲ ر اکتوبر ۱۹۹۲ء کی درمیانی شب قادیان میں وفات پاگئیں۔ انا للّٰہ و انّا الیہ راجعون۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔ مرحومہ باشرح چندہ دینے والی صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں۔ درویشی دَور بہت ہی صبر سے گزارا۔ ان کے خاوند محترم حافظ الٰہ دین صاحب مرحوم عرصہ نَو سال قبل وفات پاگئے تھے۔ اس پر آپ نے بہت ہی صبر سے کام لیا۔ ابھی یہ دُکھ دُور نہ ہُوا تھا کہ آپ کا جوان بیٹا بشیر الدین رشید مرحوم بھی فوت ہوگیا۔ اس پر بھی آپ نے نہایت صبر کا نمونہ دکھایا۔ اور خدا کی رضا سے راضی رہیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے ایک بیٹا اور ایک بیٹی جو کہ دونوں ہی شادی شدہ ہیں چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنّت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ (ادارہ)

جلسہ ہائے سیرت النّبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کا انعقاد

۱۱ر ستمبر ۱۹۹۲ء کو سیّدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے مبارک یوم ولادت اور مختلف مواقع پر جماعت ہائے احمدیہ بھارت و ذیلی تنظیموں نے شاندار طریق پر جلسوں کا انعقاد کرکے تفصیلی و خوشکن رپورٹیں بغرضِ اشاعت بدر بھجوائی ہیں۔ حصّہ لینے والے جملہ احباب کو اللہ تعالیٰ دینی و دنیوی برکات عطا فرمائے۔ جماعتوں اور مجالس کے نام بغرضِ دُعا و ریکارڈ شائع کئے جاتے ہیں:— جماعت ہائے احمدیہ:—

قادیان۔ چارکوٹ۔ ساگر۔ شاہجہانپور۔ سورت۔ شیموگہ۔ ننگلہ گھنو۔ آرا پورم۔ بمبئی۔ پالاکرتی۔ پینکال۔ جموں۔ کیرنگ۔ بھدرک۔ مدراس۔ کرولاپلی۔ مرکرہ۔ امروہہ۔ جمشید پور۔ بھدرواہ۔ جڑچرلہ۔ تاراکوٹ۔ ہسری۔ بھونیشور۔ اودے پور کٹیا۔ گنگٹوک۔ زگاؤں۔

لجنہ اماء اللہ دہلی۔ شیموگہ۔ قادیان۔ یادگیر۔ مدراس۔ کانپور۔ کلکتہ۔ بنارس۔ کوسمبی۔ سونگھڑہ۔ بھدرواہ۔ کیرنگ۔ حیدرآباد۔ بنگلور۔ بلاری۔

خدام الاحمدیہ بھدرک۔ منارگھاٹ۔ یاری پورہ۔ سونگھڑہ۔ بالسو۔ حلقہ جات شمال مشرق اوسلو (ناروے)۔ (ادارہ)

بابت حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیان کیں۔ اور غیر از جماعت بہنوں کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد ایک غیر از جماعت بہن نے بھی اپنے عقیدہ کے متعلق مختصر تقریر کی۔ تقاریر کے بعد کافی دیر تک سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔

(پروفیسر زکیہ تسنیم صدر لجنہ اماء اللہ خانپور ملکی)

درخواستِ دُعا

● مکرم سیّد ناصر احمد صاحب کٹکی مبلغ -/۳۵۰ روپے صدقہ کی مد میں ارسال کرتے ہوئے صدقہ کی قبولیت، حسبِ مشیت بلا کی دُوری؛ مرحوم والدین کی بلندیٔ درجات اور اپنی اولاد کی دینی و دُنیوی ترقیات کے لئے درخواستِ دعا کرتے ہیں ● محترمہ ساجدہ خاتون صاحبہ کے شوہر محترم شیخ رسول صاحب کو اچانک دِل کا دورہ پڑا ہے۔ ان کی مکمل شفایابی اور صحت و سلامتی کے لئے احباب دُعا کریں۔ (سید رشید احمد سونگھڑوی صدر جماعت احمدیہ جمشید پور)

قادیان میں شجر کاری مہم اور مستورات کا تربیتی کیمپ

ڈاکٹر کھیم سنگھ گل وائس چانسلر ایگریکلچر یونیورسٹی لدھیانہ نے افتتاح کیا

قادیان ۹ ستمبر۔ آج ٹھیک آٹھ بجے ڈاکٹر کھیم سنگھ گل وائس چانسلر ایگریکلچر یونیورسٹی لدھیانہ نے محلہ احمدیہ قادیان میں شجر کاری مہم اور مستورات کے لئے تربیتی کیمپ کا افتتاح کیا۔ اس سلسلہ میں ایوانِ خدمت کے ہال میں استقبالیہ جلسہ کا انعقاد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی زیرِ صدارت ہوا۔ اس موقعہ پر تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری قائم مقام ناظر تعلیم نے وائس چانسلر صاحب اور اُن کے ساتھ آنے والے دیگر مہمانان کا شکریہ ادا کیا۔ تقاریر کرنے والوں میں ڈاکٹر پرجیت سنگھ کاہلوں ڈائریکٹر گورداسپور و ہوشیارپور زون۔ ڈاکٹر اے۔ کے۔ مہتہ چیئرمین کرشی وگیان کیندر گورداسپور۔ ڈاکٹر مسز اجیت رندھاوا ہیڈ آف دی ڈیپارٹمنٹ ہوم سائنس۔ ڈاکٹر گوردیال سنگھ گل ڈائریکٹر ایگریکلچر یونیورسٹی لدھیانہ اور شری منوہر لال شرما پرنسپل خالصہ سکول قادیان شامل تھے۔

جناب وائس چانسلر صاحب نے اپنے خطاب میں جماعت کے عہدیداران۔ سکول کے طلباء و اساتذہ اور دیگر احباب جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ اور کہا کہ جماعت احمدیہ جو امن کا پیغام ساری دنیا میں پھیلا رہی ہے۔ یہ وقت کی اہم ضرورت ہے آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے جناب وائس چانسلر صاحب اور اُن کے ساتھ آئے ہوئے دیگر معزز مہمانان کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ جماعت احمدیہ کا مستورات کے لئے جو تربیتی کیمپ لگایا جا رہا ہے یہ صرف احمدی مستورات کے لئے نہیں ہے بلکہ ہماری طرف سے دیگر غیر مسلم خواتین کو بھی اس میں شمولیت اختیار کرنے اور فائدہ اُٹھانے کی دعوتِ عام ہے۔ اس جلسہ میں شہر کے دیگر معززین کے علاوہ میونسپل کمیٹی قادیان کے لئے نو منتخبہ اکثر میونسپل کمشنر صاحبان نے بھی شرکت کی۔ اس موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے وائس چانسلر صاحب کی خدمت میں قرآن مجید اور دیگر اسلامی لٹریچر کا تحفہ پیش کیا۔ اجلاس سے قبل وائس چانسلر صاحب نے بہشتی مقبرہ قادیان میں ایک پودا لگا کر شجر کاری مہم کا آغاز کیا۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے علاوہ دیگر معززین نے بھی پودے لگائے۔

جناب وائس چانسلر صاحب گزشتہ روز شام ساڑھے پانچ بجے پنجاب کے پانچ زونوں کے ڈائریکٹر صاحبان و دیگر عہدیداران پر مشتمل ۳۵۔ افراد کے وفد کے ساتھ قادیان تشریف لائے تھے۔ محلہ احمدیہ پہنچنے پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی زیرِ قیادت احباب جماعت نے موصوف اور آپ کے ساتھ آنے والے مہمانانِ کرام کا استقبال کیا۔ اور انہیں مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کروائی۔

(خاکسار محمد اکرم گجراتی کارکن صدر انجمن احمدیہ قادیان)

ہفتہ قرآنِ مجید کا بابرکت انعقاد

ماہ جولائی ۹۲ء میں جماعت ہائے احمدیہ بھارت و دیگر ذیلی تنظیموں کی مجالس کے زیرِ اہتمام درج ذیل جگہوں سے ہفتہ قرآنِ مجید کے انعقاد کی خوشکن اور تفصیلی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ حصہ لینے والے جملہ احباب کو اللہ تعالیٰ دینی و دنیوی برکات سے مالا مال کرے۔ تنگیٔ صفحات کے باعث صرف نام ہی بغرضِ دُعا شائع کئے جاتے ہیں:۔

قادیان۔ یادگیر۔ پینکال۔ کالیکٹ۔ شموگہ۔ سورب۔ اٹاری۔ عثمان آباد۔ آڑاپورم۔ منارگھاٹ۔ بمبئی۔ بنگلور۔ ساگر۔ سونگھڑہ۔ پاڑا بابا بارئیہ۔ تاجپورہ۔ گری سنٹر۔ مورائی۔ دھول گھاٹی۔ شیر پور گھاٹا۔ علی نگر۔

(ادارہ)

درخواستِ دُعا:۔ خاکسار کی والدہ کو ڈاکٹر نے جگر میں کینسر۔ پتے میں پتھری اور پیٹ میں رسولی بتایا ہے۔ ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دیا ہے۔ تمام احباب سے عاجزانہ و دردمندانہ دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میری والدہ کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے (مرزا مقبول احمد ابن مرزا محمود احمد صاحب درویش مرحوم قادیان)

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان
پروپرائیٹر:۔
حنیف احمد کامران
حاجی شریف احمد
PHONE:- 04524 - 649.

بہترین ذکر لا الٰہ الا اللہ اور بہترین دُعا الحمد للہ ہے (ترمذی)
C.K. ALAVI RABWAH WOOD INDUSTRIES
MAHDI NAGAR VANIYAMBALAM - 679339.
(KERALA)
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOODEN FURNITURE.

QURESHI ASSOCIATES
MANUFACTURERS, EXPORTERS, IMPORTERS.
HIGHLY FASHION LADIES MADE-UP
OF 100% PURE LEATHER, SILK WITH SEQUENCES
AND SOLID BRASS NOVELTIES/GIFT ITEMS ETC.
MAILING ADDRESS 4378/4 B, MURARI LAL LANE ANSARI ROAD, NEW DELHI - 110002 (INDIA)
PHONES:- 011-3263992, 011-3282643.
FAX:- 91-11-3755121, SHELKA NEW DELHI.

SUPER INTERNATIONAL
PHONES:-
OFF:- 6378622
RESI. 6233389
(PLEASE CONTACT FOR IMPORT AND EXPORT GOODS OF ALL KINDS)
PLOT NO. 6. TARUN BHARAT CO-OP. SOCEITY LTD.
OLD CHAKALA, SAHAR ROAD.
(ANDHERI EAST) BOMBAY - 400099.

ارشادِ نبوی ؐ
اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ
(دعا ہی تو اصل عبادت ہے)
(منجانب)
یکے از اراکین جماعت احمدیہ ببمبئی

طالب دعا:۔
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
۱۰۔ بینٹنگ لین۔ کلکتہ۔ ۷۰۰۰۰۱

ہماری اعلیٰ لذّات ہمارے خدا میں ہیں۔ (کشتی نوح)
NIR
Starline
پیش کرتے ہیں:۔
آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربڑ شیٹ، ہوائی چپل تیز ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD.
CALCUTTA - 700015.

YUBA
QUALITY FOOT WEAR

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
پیشکش:۔
یانی پولیمرز۔ کلکتہ ۷۰۰۰۱۴
فون نمبرز:۔
43-4028 - 5137 - 5206